بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسان فارسی قواعد

حصہ دوم

ترتیب

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ حجاز دیوبند (یو، پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اکابر کے علوم سے استفادہ کے لئے، عربی صرف ونحو کی کتابیں سمجھنے کے لئے، اور اردو زبان میں مہارت پیدا کرنے کے لئے: فارسی کی معرفت ضروری ہے۔ مگر دن بہ دن فارسی سے بے اعتنائی اور بے توجہی بڑھتی جارہی ہے۔ فارسی کا نصاب بہت مختصر کردیا گیا ہے، اور قواعد کی کتابوں میں تسہیل وتدریج نہیں۔ اصولِ فارسی (نحو وصرف) اور مفتاح القواعد میں تمام قواعد ایک ساتھ لے لئے ہیں، جن کا یاد کرنا بچوں کے لئے دشوار ہے۔ جدید تیسیر المبتدی غنیمت ہے، مگر اس میں سب ضروری باتیں نہیں۔ میں جب بھی اپنے بچوں کو فارسی شروع کراتا تو اس کا شدّت سے احساس ہوتا۔ امسال جب میں نے اپنے پوتے محمد مسیح اللہ سلمہ کو فارسی شروع کرائی، تو یہ بات پھر سامنے آئی۔ چنانچہ تسہیل وتدریج کا لحاظ کر کے میں نے یہ دو رسالے مرتب کئے۔ امید ہے نونہالوں کے لئے یہ مفید ثابت ہونگے۔

اس حصہ میں قواعد کی تفہیم کی جائے اور تمرین بھی کرائی جائے۔ کتاب کی مثالوں کے علاوہ اور مثالیں بھی استاذ صاحب دیں، اور جو مثالیں طلبہ کے بس کی ہوں: ان سے بنوائیں۔ اس حصہ میں حصۂ اول کے تمام مضامین لوٹائے گئے ہیں اس لئے یہ حصہ آسانی سے بچے پڑھیں گے۔ نیز فارسی زبان کی دیگر کتابوں میں قواعد کا اجراء ضرور کرایا جائے۔ اور ہلکی ترکیب بھی کرائی جائے۔ اللہ تعالیٰ نونہالوں کو اس سے بھرپور فائدہ پہنچائیں (آمین)

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

۲۷/ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ، وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

الٰہی! یہ کتاب آسان فرما، اور اس کو بسہولت پورا فرما!

سبق یکم

عربی: عربی زبان یا عَرَب کا آدمی۔ **تازی:** عربی زبان یا عربی گھوڑا وغیرہ۔

عجمی: غیر عربی زبان یا غیر عربی آدمی وغیرہ۔

حذف: کسی لفظ سے کوئی حرف یا کسی کلام سے کوئی لفظ گرا دینا۔

محذوف: گرایا ہوا حرف یا لفظ، جیسے بود سے بُد۔ اس میں واو محذوف ہے۔

تخفیف: حرف مشدد کی تشدید ختم کر دینا۔ **مخفف:** وہ لفظ جس میں تخفیف ہوئی ہو۔ جیسے جادّہ سے جادَہ (پگڈنڈی)

مرادف اور مترادف: وہ دو لفظ جن کے معنی ایک ہوں۔ جیسے عدل و انصاف، اور مرادف و مترادف۔

مقدّر: وہ لفظ جو عبارت میں نہ ہو، اور اس کو مراد لیا جائے۔ جیسے بخدا! سے پہلے ''قسم می خورَم'' (قسم کھاتا ہوں میں) مقدر ہے۔

اِشباع: حرکت کو اتنا کھینچنا کہ فتحہ سے الف، کسرہ سے یاء، اور ضمہ سے واو پیدا ہو جائے، جیسے اچار سے آچار، استادن سے ایستادن، اُفتادن سے اُوفتادن۔

مصادر یاد کریں:

(۱) آمدن: آنا: مصدر۔ آید: آوے: مضارع (۲) افتادن: گر پڑنا: مصدر۔ اُفتد:

گر پڑے: مضارع (۳) آفریدن: پیدا کرنا۔ آفریند: پیدا کرے (۴) آموختن، آموزیدن: سیکھنا، سکھانا۔ آموزد: سیکھے، سکھائے (۵) آمیختن، آمیزیدن: ملنا، ملانا۔ آمیزد: ملے، ملائے (۶) اِستادن: کھڑا ہونا ٹھہرنا۔ اِسْتَد: کھڑا ہووے، ٹھہرے (۷) اِیستادن: کھڑا ہونا، ٹھہرنا۔ اِستاید: کھڑا ہووے، ٹھہرے (۸) آزمودن: آزمانا۔ آزماید: آزمائے (۹) آراستن، آرائیدن: سنوارنا۔ آراید: سنوارے (۱۰) آرمیدن، آرامیدن: آرام کرنا، آرام دینا۔ آرامد: آرام کرے، آرام دیوے۔

سبق دوم[1]

لفظ: جو بات آدمی کے منہ سے نکلے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل۔

موضوع: معنی دار لفظ، جیسے زید، در، آمد وغیرہ۔ مہمل: وہ لفظ جس کے کچھ معنی نہ ہوں، جیسے زید کا الٹا دیز، آمد کا الٹا مدآ، اسی طرح تمام تابع مہمل[2]۔ لفظِ موضوع کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتلانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو، اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے زید، اسپ، سرخ وغیرہ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتلانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو، اور اس کے صیغہ سے تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے، جیسے گفت، گوید، بگو[3]

حرف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتلانے میں دوسرے کلمہ (اسم یا فعل) کا محتاج ہو،

---

[1] دوم: دال اور واو دونوں کے پیش کے ساتھ ہے۔ دُو سے بنا ہے، اور عددِ صفتی کی میم سے پہلے ضمہ ہوتا ہے، جیسے چہارم، پنجم وغیرہ۔ مگر اب لوگ واو مجہول کے سکون کے ساتھ بولتے ہیں۔

[2] تابع مہمل: وہ بے معنی لفظ ہے جو معنی دار لفظ کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ جیسے سچ مُچ، جھوٹ مُوٹ میں مچ اور مُوٹ تابع مہمل ہیں۔

[3] پس فَردا، دیروز وغیرہ اسم ہیں۔ کیونکہ زمانہ ان کے مادّہ سے سمجھا جاتا ہے۔

جیسے از، بر، در، وغیرہ۔

پھر فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مستقبل، مضارع، حال، امر اور نہی۔

ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمد: آیا وہ یعنی گذشتہ زمانہ میں۔

پھر ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی (ماضی شکّی) اور ماضی تمنائی[۱]

مصادر یاد کریں:

(۱) آختن: تلوار کھینچنا۔(۲) آویختن، آہیختن، آہیزیدن: لٹکانا، لپیٹنا۔ آویزد: لٹکائے، لپیٹے (۳) آرُوغیدن: ڈکار لینا۔ آروغد: ڈکار لیوے (۴) آزُردن: آزردہ ہونا، ستانا۔ آزارَد: آزردہ ہوئے، ستائے (۵) آزاریدن: ستانا۔ آزارد: ستائے (۶) آسودن، آسائیدن: آسودہ ہونا، آرام کرنا۔ آساید: آسودہ ہوے، آرام کرے (۷) آشامیدن: پینا۔ آشامد: پیئے (۸) آغازیدن: شروع کرنا۔ آغازد: شروع کرے (۹) آگاہیدن: جتلانا، خبردار کرنا۔ آگاہد: جتلائے، خبردار کرے (۱۰) آشُفتن، آشُوبیدن: پریشان ہونا، پریشان کرنا۔ آشوبد: پریشان ہوے، پریشان کرے۔

سبق سوم[۲]

ماضی مطلق: وہ ماضی ہے جو نزدیک اور دور کی قید کے بغیر[۳] گذرے ہوئے زمانہ

[۱] ماضی ابتدائی: جو مصدر پر لفظ ''گرفت'' لگانے سے بنتی ہے، جیسے آمدن گرفت (آنا شروع کیا) اس کو بھی ماضی کی قسموں میں لکھا ہے۔

[۲] سوم: دراصل سِوُم: سین کے کسرہ اور واو کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ سِہ (تین) سے بنا ہے۔ مگر اب لوگ سُوم: سین کے ضمہ اور واو مجہول کے سکون کے ساتھ بولتے ہیں۔

[۳] مطلق کے معنی ہیں: چھوڑا ہوا۔ ماضی مطلق میں قریب یا بعید زمانہ کی تعیین نہیں ہوتی۔

میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آوُرْد: لایا وہ یعنی گزرے ہوئے زمانہ میں۔

قاعدہ: مصدر کے آخر سے نون گرانے اور آخری حرف کو ساکن کرنے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ضمیریں لگائیں، وہ یہ ہیں: ند، ی، ید، م، یم۔ ان کو صیغوں کی علامتیں بھی کہتے ہیں۔

گردان فعل ماضی مطلق: آوُرْد: لایا وہ: صیغہ واحد غائب: فعل ماضی مطلق۔ آوردَند: لائے وہ: صیغہ جمع غائب: فعل ماضی مطلق (آخر تک گردان کریں)

ماضی قریب: وہ فعل ماضی ہے جو قریب گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔ ماضی مطلق کے آخر میں (ہ است) لگانے سے ماضی قریب کا پہلا صیغہ بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے است کی جگہ ضمیریں لگائیں، وہ یہ ہیں: اند، ای، اید، ام، ایم۔ اور اس کے ترجمہ میں (ہے) آتا ہے[1]۔ **گردان ماضی قریب:** آوردہ است: لایا ہے وہ: صیغہ واحد غائب: فعل ماضی قریب (آخر تک)

ماضی بعید: وہ فعل ماضی ہے جو دور گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔ ماضی مطلق کے آخر میں (ہ بود) لگانے سے ماضی بعید کا پہلا صیغہ بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے بود کے ساتھ ضمیریں لگائیں۔ اس کے ترجمہ میں (تھا) آتا ہے۔ **گردان ماضی بعید:** آوردہ بود: لایا تھا وہ: صیغہ واحد غائب فعل ماضی بعید (آخر تک)

مصادر یاد کریں، اور تینوں ماضیوں کی گردانیں کریں:

(۱) آگندن: بھرنا، بھر جانا۔ آگَند: بھرے، بھر جائے (۲) آلودن، آلائیدن: آلودہ ہونا، آلودہ کرنا۔ آلاید: آلودہ ہوے، آلودہ کرے (۳) آمودن، آمائیدن: بَھرنا۔ آماید: بھرے (۴) افروختن، افروزیدن: روشن کرنا۔ افروزد: روشن کرے (۵) افزودن، افزائیدن:

---

[1] ماضی مطلق کے واحد غائب پر صرف (ست) بڑھانے سے بھی ماضی قریب کا پہلا صیغہ بنتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ست کے ساتھ ضمیریں لگائیں، جیسے آوردست، آوردستند، آوردستی، آوردستید، آوردستم، آوردستیم (ترجمہ وہی ہے)

بڑھنا، بڑھانا، زیادہ کرنا۔ افزاید: بڑھے، بڑھائے، زیادہ کرے (۶) آوردن: لانا۔ آرَد: لائے[۱] (۷) افشاندن: جھاڑنا، چھڑکنا۔ افشاند: جھاڑے، چھڑکے (۸) افگندن: ڈالنا، پھینکنا۔ افگند: ڈالے، پھینکے (۹) انداختن، اندازیدن: ڈالنا۔ اندازد: ڈالے (۱۰) اندوختن، اندوزیدن: جمع کرنا۔ اندوزد: جمع کرے۔

سبق چہارم

ماضی استمراری: وہ فعل ماضی ہے جو گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا بتائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں (می یا ہمی) بڑھانے سے ماضی استمراری کے تمام صیغے بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ترجمہ میں (تا تھا) آتا ہے۔ گردان ماضی استمراری: می آوُرد: لاتا تھا وہ: صیغہ واحد غائب: فعل ماضی استمراری (آخر تک[۲])

ماضی احتمالی: وہ فعل ماضی ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک معلوم ہو۔ اس کو ماضی شکی بھی کہتے ہیں۔ ماضی مطلق کے آخر میں (ہ باشد) بڑھانے سے ماضی احتمالی کا پہلا صیغہ بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے باشد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔ ماضی احتمالی کے ترجمہ میں (ہوگا) آتا ہے، اور شروع میں (شاید) بھی بڑھا سکتے ہیں۔ گردان ماضی احتمالی: آوُردہ باشد: (شاید) لایا ہوگا (آخر تک)

ماضی تمنائی: وہ فعل ماضی ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی تمنا معلوم ہو۔ ماضی مطلق کے آخر میں یائے مجہول بڑھانے سے

---

۱ آوردن کا مضارع آوَرَد بھی آتا ہے۔ چنانچہ فعل امر بیار اور اسم فاعل آوُرندہ آتا ہے۔

۲ کبھی ماضی تمنائی پر (می) بڑھا کر بھی ماضی استمراری بناتے ہیں۔ جیسے: بر درِ کعبہ سائلے دیدم ÷ کہ ہمی گفت و می گِرستے خَوش: ترجمہ: کعبہ کے دروازے پر ایک دعا کرنے والے کو دیکھا میں نے ÷ جو کہتا تھا اور بہت رو رہا تھا (خَوش: خ کے زبر کے ساتھ ہے اور واو معدولہ ہے جو پڑھا نہیں جائے گا)

ماضی تمنائی بن جاتی ہے۔اوراس کے ترجمہ میں (تا) آتا ہے۔اورشروع میں (کاش) بھی بڑھا سکتے ہیں۔ ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے: واحد غائب، جمع غائب اور واحد متکلم آتے ہیں۔گردان ماضی تمنائی: آوردے،آوردندے،آوردمے۔

مصادر یاد کریں،اور مذکورہ تینوں ماضیوں کی گردانیں کریں:

(۱) آوُریدن : حملہ کرنا۔ آوُرد: حملہ کرے (۲) اندیشیدن: سوچنا، اندیشہ کرنا۔ اندیشد: سوچے،اندیشہ کرے (۳) آمر زیدن: بخشنا۔آمر زد: بخشے (۴) اَرزیدن: لائق ہونا۔ اَرزد: لائق ہوے (۵) ارمانیدن: آرزو کرنا، حسرت کرنا، اَرماند: آرزو کرے، حسرت کرے (۶) اَفْشُردن: نچوڑنا۔اَفْشُرد: نچوڑے (۷) اُسْتُردن: مونڈنا،صاف کرنا۔ اُسْتُرد: مونڈے، صاف کرے (۸) اَفْسُردن: ٹھٹھرنا، بجھانا۔ اَفْسُرَد: ٹھٹھرے، بجھائے (۹) انجامیدن: تمام ہونا،آخر ہونا۔اَنجامد: تمام ہوے،آخر ہوے (۱۰) انگیختن، انگیزیدن: اٹھانا،بھڑکانا۔انگیزد: اٹھائے،بھڑکائے۔

سبق پنجم

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جو آئندہ زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں (خواہد) لگانے سے فعل مستقبل کا پہلا صیغہ بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے خواہد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔فعل مستقبل کے ترجمہ میں (ئے گا) آتا ہے۔ گردان فعل مستقبل: خواہد آوُرد: لائے گا وہ: صیغہ واحد غائب،فعل مستقبل (آخر تک)

فعل مضارع: کی دو قسمیں ہیں: مطلق اور دوامی:

فعل مضارع مطلق: وہ فعل مضارع ہے جس سے موجودہ اور آئندہ زمانوں میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو[۱]۔فعل مضارع بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں۔البتہ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں دال ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔اوراس کے شروع

[۱] فعل مضارع میں دونوں زمانوں کا احتمال ہوتا ہے۔

میں کبھی بازائد بھی آتی ہیں۔ گردان **فعل مضارع مطلق**: آرَد: لاوے یعنی لاتا ہے یا لائے گا: صیغہ واحد غائب: **فعل مضارع مطلق** (آخر تک) باقی صیغے بنانے کے لئے مضارع کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔

فعل مضارع دوامی: وہ **فعل مضارع** ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانہ میں کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا بتائے۔ جیسے می آوُرده باشد: برابر لا رہا ہے یا برابر لائے گا۔ ماضی احتمالی کے شروع میں می یا ہمی بڑھانے سے **فعل مضارع دوامی** بن جاتا ہے۔

مصادر یاد کریں، اور **فعل مستقبل**، مضارع مطلق اور مضارع دوامی کی گردانیں کریں:

(۱) آماسیدن: سوجنا، آماسد: سوجے (۲) انگاردن، انگاشتن: معلوم کرنا۔ انگارد: معلوم کرے (۳) افراختن، افراشتن، افرازیدن: بلند کرنا۔ افرازد: بلند کرے (۴) باریدن: برسنا۔ بارَد: برسے (۵) انباردن، انباشتن: پاٹنا، ڈھیر کرنا۔ انبارد: پاٹے، ڈھیر کرے (۶) بُردن: لے جانا۔ بَرد: لے جائے (۷) اندودن، اندائیدن: لیپنا، ملمع کرنا۔ انداید: لیپے، ملمع کرے (۸) بُریدن: کاٹنا۔ بُرد: کاٹے (۹) بوسیدن: چومنا، سڑنا، پرانا ہونا۔ بوسَد: چومے، سڑے، پرانا ہوے (۱۰) بخشودن، بخشائیدن: بخشنا، رحم کرنا۔ بخشاید: بخشے، رحم کرے۔

سبق ششم

فعل حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔ مضارع کے شروع میں می یا ہمی لگانے سے **فعل حال** بنتا ہے[۱]۔ گردان **فعل حال**: می آرَد: لاتا

[۱] می یا ہمی مضارع پر لگتے ہیں تو فعل حال بنتا ہے۔ اور ماضی مطلق پر لگتے ہیں تو ماضی استمراری بنتی ہے۔ اور دونوں عام طور پر ایک ہی معنی دیتے ہیں۔ مگر کبھی دونوں میں فرق کیا جاتا ہے۔ ہمی میں استمرار و دوام اور می میں اطلاق مراد لیا جاتا ہے۔ ہمی کا ترجمہ حال میں ←

ہے: صیغہ واحد غائب: فعل حال (آخر تک[۱])

فعل مثبت: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، جیسے احمد آمد وسیب خورد (اب تک جتنے افعال آئے ہیں سب مثبت ہیں)

فعل منفی: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا معلوم ہو، جیسے احمد نیامد وسیب نخورد۔

فعل منفی بنانے کا قاعدہ: فعل مثبت پر نون مفتوح لگانے سے فعل منفی بن جاتا ہے،

← (رہا ہے) اور ماضی استمراری میں (رہا تھا) کیا جاتا ہے۔ اور می کا ترجمہ حال میں (تا ہے) اور ماضی استمراری میں (تا تھا) کیا جاتا ہے۔ جیسے ہمی آید: آرہا ہے، ہمی آمد: آرہا تھا۔ می آید: آتا ہے اور می آمد: آتا تھا۔

---

[۱] اب تک افعال کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں وہ حسب ضابطہ ہیں۔ مگر بعض افعال کبھی اس کے خلاف بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً: (۱) کبھی ماضی مطلق: ماضی استمراری کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے ہمیں کام وناز وطرب داشتند (یہی مقصد اور نخرہ اور خوشی رکھتے تھے وہ) (۲) کبھی ماضی مطلق: مصدر کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے خطاست پنجۂ مسکین ناتواں بشکست (بے چارے غریب کا پنجہ توڑنا غلطی ہے) (۳) ماضی مطلق: جملہ شرطیہ میں مستقبل کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے اگر زید را کُشتی: ہمہ مصائب را ختم نمودی (اگر زید کو مارے گا تو تو ساری مصیبتیں ختم کرلے گا) (۴) ماضی استمراری اور ماضی تمنائی ایک دوسرے کے معنی میں مستعمل ہیں۔ جیسے مرا اے کاشکے مادر نمی زاد÷ اگر می زاد پس شیرم نمی داد (مجھ کو اے کاش کہ میں نہ جنتی÷ اور اگر جنتی تو مجھ کو دودھ نہ دیتی) اور: شنیدم کہ مردے براہِ حجاز÷ بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز (سنا میں نے کہ ایک شخص حجاز کے راستہ میں÷ ہر قدم دو رکعت نماز پڑھتا ہے) (۵) کبھی حال: مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے می روم وی آیم (جاتا ہوں میں اور آتا ہوں میں) (۶) مضارع کبھی صرف مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے شما بروید بعد یک ساعت من ہم می روم (آپ جائیں، تھوڑی دیر بعد میں بھی جاؤں گا) (۷) مضارع کبھی صرف حال کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے گناہ بیند و پردہ پوشد بحلم (گناہ دیکھتا ہے اور بردباری سے پردہ ڈالتا ہے) ـــــ الغرض: اساتذہ یہ اختلافِ استعمالِ افعال یاد رکھیں۔

جیسے گفت سے نگفت۔

قاعدہ: اگر فعل کے شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو ی سے بدل کر نون مفتوح لگاتے ہیں۔ جیسے افروخت سے نَیفروخت: نہیں روشن کیا۔

قاعدہ: نون نافیہ: حال اور ماضی استمراری میں می یا ہمی پر لگانا چاہئے، جیسے نمی آید اور نمی آمد۔ اور فعل مجہول میں شدن کے مشتقات پر بڑھانا چاہئے۔ جیسے کردہ نشد۔ نہیں کیا گیا۔

مصادر یاد کریں، اور فعل مضارع منفی بنائیں:

(۱) بَستن: باندھنا۔ بَندد: باندھے (۲) باختن، بازیدن: کھیلنا، ہارنا۔ بازَد: کھیلے، ہارے (۳) بودن: ہونا۔ بُود، باشد: ہوے (۴) بخشیدن: بخشنا، بخشد: بخشے (۵) برخاستن: اٹھنا، اٹھانا۔ برخیزد: اٹھے، اٹھائے[1] (۶) برآوردن: نکالنا۔ برآرد: نکالے (۷) برآمدن: نکلنا، حاصل ہونا۔ برآید: نکلے، حاصل ہوے (۸) برداشتن: اٹھانا۔ بردارد: اٹھائے (۹) بوئیدن: بودینا، مہکنا۔ بُوید: بودے، مہکے (۱۰) باشیدن: رہنا، بسنا۔ باشد: رہے، بسے۔

سبق ہفتم

فعل امر: کی دو قسمیں ہیں: امر مطلق اور امر دوامی:

امر مطلق: وہ فعل امر ہے جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم دیا جائے۔ جیسے کُن، شو۔ مضارع مطلق کی دال گرانے سے امر مطلق کا واحد حاضر بنتا ہے[2]۔ اور جمع حاضر کے لئے (ید) بڑھائیں۔ جیسے پرورد سے پرور، پرورید۔

امر دوامی: وہ فعل امر ہے جس کے ذریعہ مسلسل کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم

---

[1] منفی میں نون خیزد پر لگے گا۔ جیسے برنخیزد: نہ اٹھے، نہ اٹھائے، حرف (بر) پر نہیں لگے گا

[2] یا یوں کہیں کہ مضارع کے صیغہ واحد حاضر سے یاء گرانے سے تو فعل امر بنتا ہے۔ جیسے پروری سے پرور۔

دیا جائے۔ جیسے می کردہ باش: کرتا رہ۔ امرِ دوامی: مضارع دوامی سے بنایا جاتا ہے۔ اور امرِ مطلق پر می بڑھانے سے بھی بنتا ہے۔ جیسے: می کردہ باش اور می کُن: کرتا رہ[1]۔ امر کے اصلی صیغے دو ہیں: واحد حاضر اور جمع حاضر[2]۔

قاعدہ: امر کے شروع میں اکثر با زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے پر ور: پال۔ اور اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو یاء سے بدل کر باء زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے افشرد سے بیفشر[3]

قاعدہ: جو باء: ماضی مطلق، فعل مضارع یا فعل امر پر زائد ہوتی ہے: اس کا مابعد اگر مضموم ہو تو باء مضموم ہوتی ہے، اور مفتوح یا مکسور ہو تو باء مکسور ہوتی ہے۔ جیسے بُگفت، بیاید، ببیں۔

مصادر یاد کریں، اور امر مطلق اور امر دوامی کی گردانیں کریں:

(۱) باز یافتن: واپس پانا۔ باز یابد: واپس پاوے (۲) باز کردن: کھولنا، جدا کرنا۔ باز کند: کھولے، جدا کرے (۳) باز کشیدن: واپس لینا۔ باز کشد: واپس لیوے (۴) بافتن، بافیدن: بُننا۔ بافد: بنے (۵) بالیدن: جسم کا بڑھنا، زیادہ ہونا۔ بالد: جسم بڑھے، زیادہ ہوے (۶) بایستن: چاہنا، لائق ہونا۔ باید: چاہیے، لائق ہوے (۷) بِرِشتن: بھوننا۔ بِرِیَد: بھونے (۸) برگشتن: پھرنا۔ برگردَد: پھرے (۹) بیختن: چھاننا۔ بیزد: چھانے (۱۰) پاریدن: ٹکڑے ہونا، پھٹ جانا۔ پارَد: ٹکڑے ہوے، پھٹ جائے۔

سبق ہشتم

فعل نہی کی دو قسمیں ہیں: نہی مطلق اور نہی دوامی:

۱؎ ایک قسم امر کی امر امکانی بھی ہے۔ وہ ماضی مطلق پر تواں بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے تواں کرد: کر سکتا ہے۔ اور ماضی پر باید بڑھانے سے بھی امر بن جاتا ہے۔ جیسے باید کرد: چاہئے کہ کرے

۲؎ امر کے باقی صیغے یعنی غائب و متکلم کے صیغے بعینہٖ مضارع کے صیغے ہیں، ان پر (باید کہ) یا (لازم کہ) بڑھائیں تو امر بن جائے گا۔ جیسے باید کہ سراید: چاہئے کہ گائے۔ لازم کہ بیفشرد: لازم ہے کہ نچوڑے۔ ۳؎ اور الف ممدودہ میں دوسرا الف برقرار رہتا ہے، جیسے آوُرد سے بیاوُرد۔

نہی مطلق: وہ فعل نہی ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم دیا جائے۔ امر مطلق کے شروع میں میم بڑھانے سے نہی مطلق بن جاتی ہے۔ اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو یاء سے بدل کر میم بڑھائیں۔ جیسے پرور سے مَپرور، اور آ سے مِیا۔ اور میم کا اعراب امر کی باء کی طرح ہے۔ یعنی اگر میم کا مابعد مضموم ہو تو میم بھی مضموم ہوگی، ورنہ مکسور۔

نہی دوامی: وہ فعل نہی ہے جس سے مسلسل نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم دیا جائے، جیسے می مکن اور می کردہ مباش۔ امر دوامی پر میم بڑھانے سے نہی دوامی بن جاتی ہے

فائدہ: نہی کے بھی اصلی صیغے دو ہی ہیں: واحد حاضر اور جمع حاضر۔ باقی صیغے یعنی غائب و متکلم کے صیغے بعینہ مضارع منفی کے صیغے ہیں۔ البتہ نہی کے ترجمہ میں (لازم ہے کہ) یا (چاہیئے کہ) آئے گا۔ جیسے نیاید: لازم ہے کہ یا چاہیئے کہ نہ آئے۔

مصادر یاد کریں، اور نہی مطلق اور نہی دوامی کی گردانیں کریں:

(۱) پَریدن: اُڑنا۔ پَرد: اُڑے (۲) پُریدن: بھرنا، پُر کرنا۔ پُرد: بھرے، پر کرے (۳) پرسیدن: پوچھنا۔ پُرسد: پوچھے (۴) پاشیدن: چھڑکنا، بکھرنا، بکھیرنا۔ پاشد: چھڑکے، بکھرے، بکھیرے (۵) پوشیدن: پہننا، چھپانا۔ پوشد: پہنے، چھپائے (۶) پزیرفتن: قبول کرنا۔ پزیرد: قبول کرے (۷) پسندیدن: پسند کرنا۔ پسندد: پسند کرے (۸) پروردن: پالنا۔ پروَرَد: پالے (۹) پُختن: پکانا۔ پَزد: پکائے (۱۰) پروازیدن: اڑانا۔ پروازَد: اڑائے۔

خواندہ یاد کریں

عربی کے کیا معنی ہیں؟　　تازی کے کیا معنی ہیں؟
عجمی کے کیا معنی ہیں؟　　حذف اور محذوف کے کیا معنی ہیں؟
تخفیف اور مخفف کے کیا معنی ہیں؟　　مرادف اور مترادف کے کیا معنی ہیں؟
مقدر کے کیا معنی ہیں؟　　اشباع کس کو کہتے ہیں؟
موضوع اور مہمل کے معنی بتائیں　　لفظِ موضوع کو کیا کہتے ہیں؟

اسم کی تعریف مع مثال بیان کریں
حرف کی تعریف مع مثال بیان کریں
فعل ماضی کی کتنی قسمیں ہیں؟
ماضی قریب کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں۔
ماضی استمراری کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
ماضی تمنائی کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
فعل مستقبل کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
مضارع مطلق کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
فعل حال کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
فعل منفی کونسا فعل ہے اور منفی بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟
حال، ماضی استمراری اور فعل مجہول میں نونِ نفی کہاں بڑھائیں گے؟
امر دوامی کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
نہی مطلق کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
امر و نہی کے اصلی صیغے کتنے ہیں؟

فعل کی تعریف مع مثال بیان کریں
افعال کتنے ہیں؟
ماضی مطلق کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
ماضی بعید کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں۔
ماضی احتمالی کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
مختلف ماضیوں کے ترجمہ میں کیا کیا الفاظ آتے ہیں؟
فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کی کتنی قسمیں ہیں؟
مضارع دوامی کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں۔
فعل مثبت کونسا فعل ہے؟
اگر فعل کے شروع میں الف ہو تو نونِ نفی اور امر پر ب کیسے لگائیں گے؟
امر مطلق کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
امر کی ب اور نہی کی م پر کیا حرکت ہوتی ہے؟
نہی دوامی کی تعریف اور بنانے کا قاعدہ بتائیں
امر و نہی: غائب و متکلم کے لئے کونسا فعل استعمال کرتے ہیں؟

سبق نہم

فعل دو طرح کا ہوتا ہے: لازم اور متعدی:

فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو، جیسے احمد آمد۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جس کو مفعول کی بھی حاجت ہو۔ جیسے احمد نان خورد۔

لازم کو متعدی بنانے کا قاعدہ: فعل لازم کے امر پر (اندن) یا (انیدن) بڑھانے سے متعدی ہو جاتا ہے۔ جیسے خور سے خوراندن یا خورانیدن: کھلانا۔

فائدہ: بعض مصدر لازم ہوتے ہیں۔ جیسے نشستن بیٹھنا، ان کو متعدی بنانے کے لئے مذکورہ عمل کیا جاتا ہے۔ اور بعض مصدر متعدی ہوتے ہیں۔ جیسے آراستن: سنوارنا۔ ان میں اگر مذکورہ عمل کیا جائے تو وہ متعدی المتعدی (ڈبل متعدی) ہو جاتے ہیں۔ اور بعض لازم و متعدی دونوں (مشترک) ہوتے ہیں۔ جیسے آموختن: سیکھنا، سکھانا، آمیختن: ملنا، ملانا۔

مصادر یاد کرو، اور ان میں سے لازم کو متعدی بناؤ:

(۱) پالودن، پالائیدن: پاک صاف کرنا۔ پالاید: پاک صاف کرے (۲) پندیدن: نصیحت کرنا۔ پندد: نصیحت کرے (۳) پیوستن: ملنا، ملانا، جوڑنا۔ پیوندد: ملے، ملائے، جوڑے (۴) پائیدن: ٹھہرنا، دیر تک رہنا۔ پاید: ٹھہرے، دیر تک رہے (۵) پوئیدن: دوڑنا۔ پوید: دوڑے (۶) پرداختن، پردازیدن: خالی کرنا، بھرنا، مشغول ہونا۔ پردازَد: خالی کرے، بھرے، مشغول ہوے (۷) پرہیزیدن: بچنا، بچانا، پرہیز کرنا۔ پرہیزَد: بچے، بچائے، پرہیز کرے (۸) پَرستیدن: پوجنا۔ پَرستد: پوجے (۹) پنداشتن: گمان کرنا، معلوم کرنا۔ پندارَد: گمان کرے، معلوم کرے (۱۰) پیچیدن: لپیٹنا۔ پیچد: لپیٹے۔

سبق دہم

فاعل: کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے زید نوشت: میں زید فاعل ہے۔

مفعول: وہ ہے جس پر کام واقع ہوا ہو۔ جیسے زید را زدند: زید کو مارا انھوں نے: اس میں زید مفعول ہے۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: معروف اور مجہول:

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ اب تک جتنے افعال آئے ہیں: سب معروف ہیں۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے گفتہ شد: کہا گیا۔

فعل مجہول بنانے کا قاعدہ: جس فعل کا مجہول بنانا ہو اس کے ماضی مطلق کے آخر (ہ) زیادہ کر کے اس کے بعد وہی فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بنا کر رکھ دو، فعل مجہول بن جائے گا۔ جیسے آوردہ شد، آوردہ شدہ است، آوردہ شدہ بود، آوردہ می شد، آوردہ شدہ باشد، آوردہ شدے، آوردہ خواہد شد، آوردہ شود، آوردہ می شود، آوردہ شو، نیاوردہ شو یا آوردہ مشو۔

فائدہ: فعل مجہول صرف متعدی کا آتا ہے، لازم کا نہیں آتا۔

مصادر یاد کرو، اور جو متعدی ہیں ان کے افعالِ مجہولہ بناؤ:

(۱) پیراستن: سنوارنا۔ پیراید: سنوارے (۲) پژمردن: کمھلانا۔ پژمُرد: کمھلائے (۳) پیمودن: ناپنا۔ پَیماید: ناپے (۴) پراگندن: تِتَّر بِتَّر ہونا۔ پراگند: تتر بتر ہوئے (۵) پناہیدن: پناہ دینا، پناہ پکڑنا۔ پناہد: پناہ دے، پناہ پکڑے (۶) تراشیدن: چھیلنا۔ تراشد: چھیلے (۷) ترسیدن: ڈرنا۔ ترسد: ڈرے (۸) ترسانیدن: ڈرانا۔ ترساند: ڈرائے (۹) توانستن: سکنا، طاقت رکھنا۔ تواند: سکے، طاقت رکھے (۱۰) تاختن، تازیدن: دوڑنا، دوڑانا۔ تازد: دوڑے، دوڑائے۔

سبق یازدہم

اسم کی تین قسمیں ہیں: جامِد، مصدر اور مشتق:

جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے نکلا ہو، نہ کوئی اور لفظ اس سے نکلے۔ جیسے درخت، قلم، کتاب وغیرہ۔

مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ نکلا ہو، مگر اس سے افعال وغیرہ نکلیں[1]۔ جیسے آمدن، خفتن وغیرہ۔

مشتق: وہ اسم ہے جو خود تو مصدر سے نکلا ہو، مگر کوئی دوسرا کلمہ اس سے نہ نکلے۔ جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ اسمائے مشتقہ۔

پھر اسم جامد کی دو قسمیں ہیں: معرفہ اور نکرہ:

معرفہ: وہ اسم جامد ہے جو کسی معین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے زید، دیوبند، یہ کتاب، وہ شخص وغیرہ۔

نکرہ: وہ اسم جامد ہے جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے آدمی، گھوڑا وغیرہ۔

اسی طرح اسم کی اور دو قسمیں ہیں: اسم ذات اور اسم صفت:

اسم ذات: وہ اسم ہے جس سے ایک چیز دوسری چیز سے ممتاز ہو جائے، اور اس سے کوئی حالت نہ سمجھی جائے۔ جیسے زید، دہلی، درخت، گھوڑا وغیرہ۔

اسم صفت: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز یا شخص کی کوئی حالت (اچھائی یا برائی) معلوم ہو۔ جیسے سچا، جھوٹا، کالا، گورا وغیرہ۔

قاعدہ: اسم ذات پر ناک، گیں وغیرہ بڑھانے سے: اسم صفت بن جاتا ہے۔ جیسے غم سے غمناک اور غمگیں۔

قاعدہ: اسم صفت پر یائے مصدری بڑھانے سے: اسم ذات بن جاتا ہے۔ جیسے

---

[1] وغیرہ: یعنی اسمائے مشتقہ: اسم فاعل وغیرہ۔

نیک سے نیکی اور بد سے بدی۔

مصادر یاد کریں، اوران کی صرف صغیر کریں:

(۱) تافتن، تابیدن: چمکنا، گرم ہونا۔ تابد: چمکے، گرم ہوے (۲) تپیدن: تڑپنا، گرم ہونا۔ تپد: تڑپے، گرم ہوے (۳) تفتن، تفتیدن: تپنا، گرم ہونا۔ تفد، تفتد: تپے، گرم ہوے (۴) تراویدن، ترابیدن: ٹپکنا، رِسنا۔ تراوَد: ٹپکے، رِسے (۵) ترکیدن، ترقیدن: پھٹنا۔ ترکد: پھٹے (۶) جُستن: ڈھونڈھنا۔ جُوید: ڈھونڈھے (۷) جَستن، جہیدن: کودنا۔ جَہد: کودے (۸) جوشیدن: ابلنا۔ جوشد: ابلے (۹) جوئیدن: ڈھونڈھنا۔ جُوید: ڈھونڈھے (۱۰) جنگیدن: لڑنا۔ جنگد: لڑے۔

سبق دوازدہم

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے[۱]، اور اس سے اسم وفعل نکلیں[۲]۔ فارسی میں مصدر کے آخر دَن یا تَن ہوتا ہے۔ اور اردو میں (نا)

مصدر پانچ طرح کا ہوتا ہے[۳]: مفرد، مرکب، وَضعی، جَعلی اور فَرعی۔

مصدرِ مفرد: وہ مصدر ہے جو تنہا (ایک لفظ) ہو۔ جیسے رفتن، آوُردن وغیرہ۔

مصدر مرکب: وہ مصدر ہے جو کسی مصدر مفرد پر کوئی اسم یا حرف بڑھا کر بنالیا گیا ہو۔ جیسے طلب کردن، برآمدن وغیرہ۔

مصدر وضعی (اصلی): وہ مصدر ہے جس کو اہلِ زبان نے وضع کیا ہو۔ جیسے خفتن، گفتن وغیرہ

مصدر جعلی: وہ مصدر ہے جو کسی دوسری زبان کے لفظ پر دَن یا تن لگا کر بنالیا گیا ہو، جیسے طلبیدن، چلیدن وغیرہ۔

---

[۱] مصدر میں زمانہ نہیں ہوتا [۲] اسم سے مراد اسمائے مشتقہ ہیں [۳] یہ تقسیم وضع (بناوٹ) کے اعتبار سے ہے۔

مصدر فرعی: وہ مصدر ہے جو کسی مصدرِ وضعی سے نکلا ہو۔ جیسے کوفتن سے کوبیدن اور جُستن سے جوئیدن وغیرہ۔

پھر مصدر کی دو قسمیں ہیں: متصرف اور مُقتضِب[۱]:

مصدر متصرف: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال نکلیں۔ جیسے آمدن، گفتن وغیرہ۔

مصدر مقتضب: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال نہ نکلیں۔ جیسے آختن: تلوار کھینچنا[۲]۔

مصادر یاد کریں:

(۱) جنبیدن: ہلنا۔ جنبد: ہلے (۲) چکیدن: ٹپکنا۔ چکد: ٹپکے (۳) چسپیدن: چپکنا۔ چَسپَد: چپکے (۴) چربیدن: غالب ہونا۔ چربد: غالب ہوے (۵) چلیدن: چلنا۔ چلَد: چلے (۶) خفتن: سونا۔ خُفتد: سوئے (۷) خموشیدن: چپ رہنا۔ خَموشد: چپ رہے (۸) خندیدن: ہنسنا۔ خَندد: ہنسے (۹) خروشیدن: شور کرنا۔ خروشد: شور کرے (۱۰) خلیدن: چبھنا۔ خلَد: چبھے۔

سبق سیزدہم

اسم مشتق: سات ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم حالیہ، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل، اور حاصل مصدر۔

۱- **اسم فاعل:** وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے، اور کام کرنے والے کو بتائے۔ جیسے خوانندہ[۳]

---

[۱] یہ تقسیم افعال کے اشتقاق کے اعتبار سے ہے [۲] آختن کا مضارع نہیں آتا [۳] اسم فاعل کی صحیح تعریف جو اس کی دونوں قسموں کو شامل ہو، یہ ہے: اسم فاعل: وہ اسم ہے جو صدور یا قیامِ فعل پر دلالت کرے۔ چونکہ بچوں کے لئے یہ تعریف مشکل تھی اس لئے آسان تعریف لکھی گئی ہے۔

اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں: قیاسی اور سَماعی:

اسم فاعل قیاسی: وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ امر کے واحد حاضر پر (ندہ) بڑھانے سے اسم فاعل بن جاتا ہے۔ جیسے خواں سے خوانندہ۔

اسم فاعل سماعی: وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہیں، بلکہ اہلِ زبان سے سننے پر موقوف ہے، جیسے پروردگار: پالنے والا، پَرَستار: پوجنے والا وغیرہ[1]

۲- اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو، اور اس شخص یا چیز کو بتائے جس پر کام واقع ہوا ہو۔ جیسے خوردہ۔

اسم مفعول کی بھی دو قسمیں ہیں: قیاسی اور سماعی:

اسم مفعول قیاسی: وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے واحد غائب پر (ہ) بڑھانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے۔ جیسے خورد سے خوردہ۔

اسم مفعول سماعی: وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہیں، بلکہ

---

[1] اہل زبان مختلف طرح سے اسم فاعل بناتے ہیں۔ مثلاً: (۱) امر پر کوئی اسم بڑھا کر جیسے دور بیں (دور دیکھنے والا) (۲) امر کے آخر میں (گار) لگا کر، جیسے پرہیز گار (۳) امر کے آخر میں ہ بڑھا کر، جیسے اُسترہ (مونڈنے والا) (۴) امر کے آخر میں الف نون بڑھا کر، جیسے افتاں خیزاں (گرنے والا، اٹھنے والا) (۵) امر کے آخر میں ار بڑھا کر، جیسے پرستار (پوجنے والا) (۶) امر کے آخر میں الف بڑھا کر، جیسے بینا (دیکھنے والا) (۷) بعینہٖ امر کو بمعنی اسم فاعل استعمال کرتے ہیں، جیسے زار (رونے والا) (۸) ماضی مطلق کے آخر میں گار بڑھا کر، جیسے پروردگار (پالنے والا) (۹) ماضی مطلق کے آخر میں ار بڑھا کر، جیسے خریدار (مول لینے والا) (۱۰) اسم کے آخر میں ناک بڑھا کر، جیسے غمناک (غم کرنے والا) (۱۱) اسم اور فعل کو ملا کر، جیسے جہاں پناہ (دنیا کو پناہ دینے والا) (۱۲) فعل اور حرف کو ملا کر، جیسے دانا (جاننے والا) (۱۳) جس لفظ میں فاعلیت کے معنی پائے جائیں، جیسے گدا (نادار) وغیرہ۔

اہلِ زبان سے سننے پر موقوف ہے، جیسے دست پُخت: ہاتھ کا پکایا ہوا، پامال: پاؤں سے روندا ہوا وغیرہ[1]

قاعدہ: اسم فاعل اور اسم مفعول کی جمع بناتے وقت ہاء کو گاف سے بدل کر الف نون بڑھاتے ہیں۔ جیسے آئندہ سے آئندگاں اور آمدہ سے آمدگاں۔

مصادر یاد کریں:

(۱) خمیدن: جھکنا۔ خَمد: جھکے (۲) خوابیدن: سونا۔ خوابد: سوئے (۳) خوشیدن: سوکھنا۔ خوشد: سوکھے (۴) خواستن: چاہنا۔ خواہد: چاہے (۵) خرامیدن: ٹہلنا، لچکنا۔ خرامد: ٹہلے، لچکے (۶) چشیدن: چکھنا۔ چشد: چکھے (۷) چیدن: چننا۔ چیند: چنے (۸) چریدن: چَرنا۔ چَرد: چَرے (۹) خوردن: کھانا۔ خورَد: کھائے (۱۰) خواندن: پڑھنا۔ خواند: پڑھے۔

سبق چہاردہم

۳- اسم حالیہ: وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے۔ جیسے طفل گریاں آمد: بچہ روتا ہوا آیا، اکثر اسم حالیہ انفرادی حالت میں اسم فاعل ہوتا ہے: جب وہ جملہ میں فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرتا ہے تو اسم حالیہ کہلاتا ہے۔ اور امر پر الف نون بڑھا کر بھی اسم حالیہ بناتے ہیں۔ جیسے خیز سے خیزاں۔

---

[1] اہلِ زبان مختلف طرح سے اسم مفعول بناتے ہیں۔ مثلاً: (۱) اسم اور ماضی کو ملا کر، جیسے دست پخت (۲) اسم اور امر کو ملا کر، جیسے پامال (۳) ماضی کے آخر میں ار لگا کر، جیسے گرفتار (پکڑا ہوا) (۴) بعینہٖ امر کو بمعنی اسم مفعول استعمال کرتے ہیں، جیسے گُزیں (قبول کیا ہوا) (۵) اسم اور نہی کو ملا کر، جیسے کس مُپرس (بے چارہ) (۶) اسم اور اسم مفعول قیاسی کو ملا کر، جیسے دل گرفتہ (غمگیں) (۷) جس لفظ میں مفعولیت کے معنی پائے جائیں، جیسے شہر بدر (جلا وطن کیا ہوا)

چند اسمائے حالیہ: گریاں، رواں، دواں، خراماں، خنداں، افتاں، خیزاں، نعرہ زناں، نالہ کُناں، پائے کوباں، فریاد کناں، فریاد خواہاں، سخن گویاں۔

۴-اسم ظرف: وہ اسم ہے جو کام کے ہونے کی جگہ یا وقت بتائے۔ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زماں اور ظرفِ مکاں:

ظرفِ زماں: وہ اسم ظرف ہے جو کام کے ہونے کا وقت بتائے۔ جیسے بامداد بازار رفت۔ اس میں بامداد ظرف زمان ہے۔ ظرف زمان بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں۔ اسمائے وقتیہ: صبح و شام اور سحر و چاشت وغیرہ کے آخر میں: گاہ، گہ، گاہاں، اور الف نون بڑھاتے ہیں۔ اور شروع میں لفظ ہنگام لگاتے ہیں۔ جیسے صبح گاہ، سَحر گہ۔ شام گاہاں، بامداداں، ہنگامِ چاشت۔

ظرفِ مکان: وہ اسم ظرف ہے جو کام کے ہونے کی جگہ بتائے۔ جیسے زید در خانہ خفت۔ اس میں خانہ ظرفِ مکان ہے۔ ظرفِ مکان بنانے کا بھی کوئی قاعدہ نہیں۔ کبھی مصدر یا اسم کے آخر میں گاہ لگا کر، اور کبھی اسم کے آخر میں کدہ، داں، خانہ، سرائے، سار، بار، زار، ستاں، لاخ، آباد بڑھا کر، کبھی اسم سے پہلے لفظ جائے لگا کر، اور کبھی امر سے پہلے کوئی اسم لا کر ظرف مکان بنا لیتے ہیں۔ جیسے خفتن گاہ، عید گاہ، میکدہ، عطرداں، کارخانہ، حرم سرائے، کوہسار، دریابار[1]، لالہ زار، گلستاں، سنگلاخ، احمد آباد، جائے نماز اور زرخیز۔

مصادر یاد کریں:

(۱) خریدن: خریدنا۔ خَرَد: خریدے (۲) خائیدن: چبانا۔ خاید: چبائے (۳) خراشیدن: چھیلنا۔ خراشد: چھیلے (۴) خزیدن: گِھسنا، چھِلنا۔ خزد: گھسے، چھلے (۵) دادن: دینا۔ دہد: دیوے (۶) دانستن: جاننا۔ داند: جانے (۷) داشتن: رکھنا۔ دارَد: رکھے (۸) دریدن: پھاڑنا۔ دَرَد: پھاڑے (۹) دُزدیدن: چُرانا۔ دُزدد: چرائے (۱۰) دیدن: دیکھنا۔ بیند: دیکھے۔

[1] دریابار: بڑا دریا اور وہ ملک جو دریا کے کنارے پر واقع ہو، اور جزیرے۔

سبق پانزدہم

۵-اسم آلہ: وہ اسم ہے جو کام کرنے کے اوزار کو بتائے۔اس کے بنانے کا بھی کوئی مستقل قاعدہ نہیں۔کبھی امر سے پہلے کوئی اسم لا کر،اور کبھی امر کے آخر میں ہ زیادہ کر کے بناتے ہیں۔جیسے قلم تراش،کوبہ (مونگری) مالہ (کرنی)

۶-اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو دوسرے کی بنسبت معنی وصفی کی زیادتی بیان کرے۔ اس کے بنانے کا بھی کوئی مستقل قاعدہ نہیں۔اکثر اسم فاعل یا اسم صفت پر لفظ تر یا ترین بڑھاتے ہیں۔اور کبھی بسیار، خیلے یا لفظ زائد بڑھاتے ہیں۔جیسے چابک تر،بہترین، بسیار تیز، خیلے بلند، زائد الوصف (بہت خوبی والا)

۷-حاصل مصدر: وہ اسم ہے جو فعل کی کیفیت (اثر یا نتیجہ) بیان کرے۔جیسے دانش، بینش (بینائی) وغیرہ اس کے بنانے کا بھی کوئی مستقل قاعدہ نہیں[1]

چند حاصل مصدر: پوشاک،سوخت،واگذاشت،دیدار،خرید وفروخت،زدوکوب، سوز وساز،خواہ مخواہ،کشاکش،دست برد،بادشاہت،جوش،جلن،سوزش،رفتار،جستجو،آمد ورفت،خفت وخیز،گیرودار،انسانیت۔

مصادر یاد کریں:

(۱) دریافتن: معلوم کرنا۔دریابد: معلوم کرے (۲) دوشیدن: دوہنا۔دُوشد: دوہے (۳) دوختن دُوزیدن: سینا۔دوزد: سیئے (۴) چمیدن: لچکنا، ناز سے چلنا۔چَمد: لچکے، ناز سے چلے (۵) خُسپیدن: سونا۔خُسپد: سوئے (۶) خاریدن: کھجانا۔ خارَد: کھجائے (۷) خیزیدن: اٹھنا۔خیزد: اٹھے (۸) خَستن: زخمی ہونا، زخمی کرنا۔خستد: زخمی ہوے، زخمی کرے (۹) خیسیدن: بھیگنا، بھگونا۔خِیسد: بھیگے، بھگوئے (۱۰) دَرَخشیدن: چمکنا۔

[1] حاصل مصدر مختلف طرح سے بناتے ہیں۔مثلاً: کبھی صرف امر کو استعمال کرتے ہیں، جیسے سوز، کبھی امر کے آخر ہ لگاتے ہیں، جیسے گریہ، کبھی امر وماضی کو ملاتے ہیں، جیسے گفتگو۔وغیرہ۔

دَرَخشد : چمکے۔

خواندہ یاد کریں

فعل لازم کی تعریف اور مثال دیں
فعل متعدی کی تعریف اور مثال دیں
لازم کو متعدی بنانے کا قاعدہ بتائیں۔
فاعل کی تعریف اور مثال دیں
مفعول کی تعریف اور مثال بتائیں
فعل معروف کس کو کہتے ہیں؟
فعل مجہول کس کو کہتے ہیں؟
فعل مجہول بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟
اسم جامد کس کو کہتے ہیں؟
مصدر کی تعریف مع مثال بیان کریں
مشتق کی تعریف بتائیں
اسم جامد کی کتنی قسمیں ہیں؟
معرفہ اور نکرہ کی تعریف بتائیں
اسم کی دو اور قسمیں کیا ہیں؟
اسم ذات اور اسم صفت کی تعریفیں بتائیں۔
اسم ذات کو اسم صفت کیسے بناتے ہیں؟
اسم صفت کو اسم ذات کیسے بناتے ہیں؟
مصدر کی تعریف اور علامت بتائیں
مصدر کی کتنی قسمیں ہیں
مصدر مفرد کی تعریف مع مثال بیان کریں
مصدر مرکب کی تعریف مع مثال بیان کریں
مصدر وضعی کی تعریف مع مثال بیان کریں
مصدر جعلی کی تعریف مع مثال بیان کریں
مصدر فرعی کی تعریف مع مثال بیان کریں
مصدر متصرف کس کو کہتے ہیں؟
مصدر مقتضب کس کو کہتے ہیں؟
اسمائے مشتقہ کتنے ہیں؟
اسم فاعل کس کو کہتے ہیں؟
اسم فاعل قیاسی بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟
اسم فاعل سماعی کس طرح بنتا ہے؟
اسم مفعول کی تعریف بتائیں
اسم مفعول قیاسی بنانے کا قاعدہ بتائیں
اسم مفعول سماعی کس طرح بنتا ہے؟
اسم حالیہ کی تعریف اور مثالیں بیان کریں
اسم ظرف کس کو کہتے ہیں؟
ظرف زماں کس طرح بنتا ہے؟
ظرف مکان کس طرح بنتا ہے؟
اسم آلہ کیا ہے؟ چند مثالیں دیں

اسم تفضیل کس کو کہتے ہیں؟ اور کس طرح بنتا ہے؟	حاصل مصدر کی تعریف کریں اور چند مثالیں دیں

نوٹ: مصادر بھی دریافت کریں۔

سبق شانزدہم

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز پر دلالت کرے: اس کی سات قسمیں ہیں: علم (نام) ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول، مَعہود، معرفہ کی طرف مضاف، مُنادی۔

ا۔علم: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز یا خاص شخص پر دلالت کرے۔ علم سات طرح کے ہوتے ہیں: علمِ ذات، علمِ وصف، کنیت، خطاب، لقب، تخلُّص اور عُرف (پہچان)

علم ذات: وہ نام ہے جو کسی ذات کو متعین کرنے کے لئے رکھا گیا ہو۔ جیسے احمد، دہلی، ہندوستان وغیرہ۔

علم وصف (وصفی نام): وہ نام ہے جو کوئی خوبی ظاہر کرنے کے لئے رکھا گیا ہو۔ جیسے مولوی، مفتی، قاضی، حاجی وغیرہ۔

کنیت: وہ نام ہے جو اَب، اُم، اِبن اور بنت لگا کر رکھا گیا ہو۔ جیسے ابوبکر، اُم سَلمہ، اِبن عمر اور بنتِ حمزہ۔

خطاب: وہ نام ہے جو بادشاہ یا قوم کی طرف سے دیا گیا ہو۔ جیسے شمس العلماء اور شیخ الہند۔

لقب: وہ تعظیمی نام ہے جس کے ذریعہ کسی کو پکارا جائے۔ جیسے عالم گیر، محی الدین، پیرانِ پیر، امام اعظم وغیرہ۔

تخلص: وہ مختصر نام ہے جس کو شاعر اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: سعدی، رومی، میر، غالب وغیرہ۔

عرف: وہ نام ہے جس سے کوئی مشہور ہو جائے۔ جیسے شاہ ولی اللہ (آپ کا اصل نام احمد ہے)

ناموں کو پہچانو:

امام اعظم۔ ابوحنیفہ۔ نعمان۔ ابن ثابت...... نورالدین۔ مولانا۔ عبدالرحمٰن۔ جامی...... ابن سیرین، ام کلثوم، ابن رُشد...... دبیرالملک۔ اسداللہ خان۔ غالب۔ مرزانوشہ...... خاقانی ہند۔ محمد ابراہیم۔ ذوق...... ابن عباس...... عمر۔ فاروق اعظم۔

مصادر یاد کریں:

(۱) دَرَفشیدن: چمکنا۔ دَرَفشد: چمکے (۲) دویدن: دوڑنا۔ دَوَد: دوڑے (۳) دَمیدن: پھونکنا، اُگنا۔ دَمد: پھونکے، اُگے (۴) درآمدن: اندرآنا۔ درآید: اندر آوے (۵) درافتادن: جھگڑا کرنا۔ دراُفتد: جھگڑا کرے (۶) دُرَفشیدن: کانپنا۔ دُرَفشد: کانپے (۷) درماندن: عاجز ہونا۔ درماند: عاجز ہووے (۸) راندن: ہانکنا۔ راند: ہانکے (۹) ربودن: لے بھاگنا۔ رباید: لے بھاگے (۱۰) رسیدن: پہنچنا۔ رَسد: پہنچے۔

سبق ہفدہم

۲۔ضمیر: وہ اسم ہے جو جملہ میں کسی اسم کے بدلے میں آئے۔ جیسے زید گفت کے بدلے او گفت کہنا۔ اور اس اسم کو جس کے بدلے میں ضمیر آئی ہے: ضمیر کا مرجع کہتے ہیں۔ ضمیریں تین قسم کی ہیں:

پہلی قسم کی ضمیریں:

واحد غائب میں اُویاوے پوشیدہ۔ جمع غائب کے لئے (ند) واحد حاضر کے لئے (ی) جمع حاضر کے لئے (ید) واحد متکلم کے لئے (م) اور جمع متکلم کے لئے (یم) یہ ضمیریں فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں اور فاعل یا نائب فاعل بنتی ہیں۔ جیسے گفت، گفتند (آخر تک) خوردہ شد، خوردہ شُدند (آخر تک) عربی میں ان ضمیروں کو ''مرفوع متصل'' یا ''فاعلی ضمیریں'' کہتے ہیں۔

دوسری قسم کی ضمیریں:

وہ ہیں جو فعل سے پہلے آتی ہیں تو فاعل یا نائب فاعل، اسم سے پہلے آتی ہیں تو مبتدا، اور اسم کے بعد آتی ہیں تو مضاف الیہ بنتی ہیں۔

یہ ضمیریں یہ ہیں: واحد غائب کے لئے اُو، وے۔ جمع غائب کے لئے ایشاں، اوشاں۔ واحد حاضر کے لئے تو، جمع حاضر کے لئے شما، واحد متکلم کے لئے من، اور جمع متکلم کے لئے ما۔

جیسے: اوگفت، ایشاں گفتند (آخر تک) اوخوردہ شد (آخر تک) اوموجود است، ایشاں موجود اند (آخر تک) کتابِ او، کتابِ ایشاں (آخر تک) عربی میں ان ضمیروں کو ''ضمیر منفصل مرفوع یا مجرور'' کہتے ہیں۔

تیسری قسم کی ضمیریں:

وہ ہیں جو فعل کے بعد آتی ہیں تو مفعول بنتی ہیں، اور اسم کے بعد آتی ہیں تو مضاف الیہ ہوتی ہیں۔

یہ ضمیریں یہ ہیں: واحد غائب کے لئے ش، جمع غائب کے لئے شاں، واحد حاضر کے لئے ت، جمع حاضر کے لئے تاں، واحد متکلم کے لئے م[1]، اور جمع متکلم کے لئے ماں۔

جیسے: دادش، دادشاں (آخر تک) کتابش، کتاب شاں (آخر تک) عربی میں یہ ضمیریں ''منفصل منصوب یا مجرور'' کہلاتی ہیں۔

فائدہ: ضمیر اگر لفظوں میں ہو تو اس کو ضمیر بارز، اور پوشیدہ ہو تو ضمیر مستتر کہتے ہیں۔ واحد غائب میں او، اور امر و نہی کے واحد حاضر میں ''تو'' پوشیدہ رہتا ہے۔

[1] م پہلی قسم کی ضمیر بھی ہے اور دوسری قسم کی بھی۔ دادم کا ترجمہ: میں نے دیا بھی ہو سکتا ہے اور مجھ کو دیا بھی۔ موقع کے لحاظ سے ترجمہ کریں ۱۲

فائدہ: نظم میں کبھی ضمیر مرجع سے پہلے لائی جاتی ہے۔ جیسے وامش مدہ آنکہ بے نماز است (اس کو قرض مت دے جو بے نمازی ہے) اس میں ش کا مرجع بعد میں ہے۔

فائدہ: رقعات میں ضمیر غائب کی جگہ: مُومی الیہ، مذکور الصدر، موصوف وغیرہ، اور ضمیر حاضر کی جگہ: جناب، آنحضور وغیرہ، اور ضمیر متکلم کی جگہ: فدوی، کمترین وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

فائدہ: اکابر کے لئے تعظیماً جمع کی ضمیر لاتے ہیں، جیسے شما گفتید: آپ نے فرمایا۔

مصادر یاد کریں:

(۱) رَفتن: جانا، چلنا۔ رَوَد: جائے، چلے (۲) رُفتن، رُوفتن، رُوبیدن: جھاڑو دینا۔ رُوبد: جھاڑو دیوے (۳) رقصیدن: ناچنا۔ رقصد: ناچے (۴) رنجیدن: آزردہ ہونا۔ رنجد: آزردہ ہوے (۵) رَمیدن: بھاگنا۔ رَمد: بھاگے (۶) رخشیدن: چمکنا۔ رَخشد: چمکے (۷) رِستن، رہیدن: چھوٹنا۔ رَہد: چھوٹے (۸) رُستن، رُوئیدن: اُگنا، جمنا۔ رُوید: اُگے، جمے (۹) رِشتن، رِیسیدن: کاتنا۔ رِیسد: کاتے (۱۰) رِیختن، رِیزیدن: گرنا، گرانا، ٹپکنا، ٹپکانا۔ رِیزد: گرے، گرائے، ٹپکے، ٹپکائے۔

سبق ہیژدہم

۳- اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: قریب اور بعید۔ قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ایں، اور بعید کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آں ہے۔ اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ مشار الیہ اگر کوئی انسان ہو تو ایں کی جمع ایناں اور آں کی جمع آناں آتی ہے۔ اور غیر انسان ہو تو ایں کی جمع اینہا اور آں کی جمع آنہا آتی ہے[۱]۔

۴- اسم موصول: وہ اسم ہے جو صلہ سے ملے بغیر جملہ کا جز نہ بنے۔ صلہ: اس اسم کا

[۱] ایں کے بجائے اِم بھی آتا ہے، مگر صرف: روز، شب اور سال کے ساتھ جیسے امروز۔

بیان ہوتا ہے۔اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے۔جیسے:
(۱) ہر کس کہ بد کرد: نیکی ندید (۲) ہر چہ گفتی راست گفتی (۳) آنچہ کردی ناصواب بود[۱]

فائدہ: اسم موصول کے ترجمہ میں ''جو'' یا ''جس'' آتا ہے۔

فائدہ: اکثر انسان کے لئے ''کہ'' اور چیزوں کے لئے ''چہ'' آتا ہے، اور اسم موصول میں واحد وجمع یکساں ہوتے ہیں[۲]

مصادر یاد کریں:

(۱) رِیدن: ہگنا۔ رِیَد: ہگے (۲) زدن: مارنا۔ زَند: مارے (۳) زِیستن: جینا: زِیَد: جیئے (۴) زادن، زائیدن: جننا۔ زاید: جنے (۵) زاریدن: رونا۔ زارَد: روئے (۶) زَدودن، زدائیدن: مانجھنا، صیقل کرنا۔ زداید: مانجھے، صیقل کرے (۷) زکیدن: غصہ میں بڑبڑانا۔ زکد: غصہ میں بڑبڑائے (۸) ژُولیدن: بکھرنا، الجھنا، پریشان ہونا۔ ژولد: بکھرے، الجھے، پریشان ہوئے (۹) ژاژ خائیدن: بیہودہ بکنا۔ ژاژ خاید: بیہودہ بکے (۱۰) ژولیدن: الجھنا، پریشان ہونا۔ ژولد: الجھے، پریشان ہوے۔

۱؎ ترجمہ: (۱) جو شخص برائی کرتا ہے: بھلائی نہیں دیکھتا (۲) جو کچھ آپ نے فرمایا: درست فرمایا (۳) جو کچھ آپ نے کیا نادرست تھا۔ ان جملوں میں ہر کس کہ، ہر چہ اور آنچہ: اسم موصول ہیں۔ اور بد کرد، گفتی اور کردی صلے ہیں۔ اور ان میں ضمیریں ہیں جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہیں۔

اسم موصول چند طرح بنتا ہے: (۱) اسم نکرہ (مفرد یا جمع) مع یائے مجہول وکاف صلہ، جیسے چیزے کہ، چیز ہائے کہ (۲) اسم اشارہ (مفرد یا جمع) مع کاف صلہ، جیسے آنکہ، آنانکہ، اینا کہ، آنہا کہ (۳) اسم اشارہ (مفرد یا جمع) مع لفظ چہ، جیسے آنچہ، اینچہ، آنہا چہ (۴) اسم اشارہ مع اسم نکرہ وکاف صلہ، جیسے آنکس کہ، آنکسانکہ (۵) لفظ ہر مع کاف صلہ، جیسے ہر کہ (۶) لفظ ہر مع لفظ چہ، جیسے ہر چہ (۷) لفظ ہر مع اسم نکرہ یا اسم اشارہ وکاف صلہ یا لفظ ہر چہ، جیسے ہر آنکس کہ، ہر آنچہ، ہر آنکہ۔

۲؎ اسم موصول کو نکرہ اور اسم اشارہ کے اعتبار سے واحد وجمع کہتے ہیں۔ جیسے کسے کہ، آنکہ، ہر کس کہ اور ہر آں کہ واحد ہیں۔ اور کسانیکہ آنانکہ اور آنہا کہ جمع ہیں۔

سبق نوزدہم

۵-معہود: جانی ہوئی بات: اس کی دوصورتیں ہیں: معہود خارجی اور معہود ذہنی:

معہودِ خارجی: وہ اسم نکرہ ہے جس کا مصداق خارج میں متعین ہو۔ جیسے خلیل سے حضرت ابراہیم، کلیم سے حضرت موسیٰ، اور ذبیح سے حضرت اسماعیل علیہم السلام مراد ہوتے ہیں۔

معہود ذہنی: وہ اسم نکرہ ہے جو متکلم ومخاطب کے نزدیک متعین ہو۔ جیسے: دوست آیا۔ اور مراد خاص شخص ہو، جس کو متکلم ومخاطب جانتے ہوں۔

۶-معرفہ کی طرف اضافت: کسی اسم نکرہ کی معرفہ کی مذکورہ پانچ قسموں کی طرف اضافت کی جائے تو وہ معرفہ بن جاتا ہے۔ جیسے ناقۂ صالح، دواتم، کتاب آں شخص، غلام کسے کہ آمدہ بود[۱]، صحیفۂ خلیل، سگِ دوست۔

۷-منادی: وہ اسم جس کو حرفِ ندا کے ذریعہ پکارا جائے۔ حروفِ ندا یہ ہیں: اے، یا، آیا: شروع میں، اور الف اسم کے آخر میں، جیسے: اے غفور، یا مرد، کریما! آیا محمود ہستی؟

مصادر یاد کریں:

(۱) ژُوہیدن: چھت کا ٹپکنا، ژُوہد: چھت ٹپکے (۲) ساختن: بنانا، موافقت کرنا۔ سازد: بنائے، موافقت کرے (۳) سُتُردن: مونڈنا، چھیلنا۔ سُتُرد: مونڈے، چھیلے (۴) سِتدن، ستاندن: لینا۔ ستاند: لیوے (۵) سَتودن، سَتائیدن: تعریف کرنا، سراہنا۔ ستاید: تعریف کرے، سراہے (۶) سُپُردن: سونپنا۔ سُپارد: سونپے (۷) سَپَردن: پامال کرنا، راہ چلنا۔ سَپَرد: پامال کرے، راہ چلے (۸) ستیزیدن: لڑنا۔ ستیزد: لڑے (۹) سُرودن، سَرائیدن: گانا۔ سَراید: گائے (۱۰) سِرِشتن: گوندھنا۔ سِرِشتد: گوندھے۔

۱؎ اس شخص کا غلام جو آیا تھا:

سبق بستم

نکرہ: وہ اسم جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے: اس کی سات قسمیں ہیں: اسم مکبَّر، اسم مصغَّر، اسم عدد، اسم صوت، اسم کنایہ، اسم جمع، اور اسم منسوب۔

۱- اسم مکبر: وہ اسم ہے جو اپنے مسمی کی بڑائی ظاہر کرے۔ اسم کے شروع میں: شاہ، خر، دِیو بڑھانے سے، اور آخر میں یائے مجہول یا الف لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے شاہ راہ (بڑا راستہ) خَرتُوت (بڑا شہتوت) دِیو مار (اژدہا) سَہی قَدّے (بہت سیدھا) بَلا لا (بڑا بزرگ)

۲- اسم مصغَّر: وہ اسم ہے جو اپنے مسمی کی چھوٹائی یا پیار یا حقارت ظاہر کرے۔ اسم کے آخر میں: ک، کہ، و (واو معروف) چہ، شہ، یچہ، یزہ، اور ہ (ہائے مختفی) لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے مردَک (ذلیل آدمی) مردکہ (ذلیل آدمی) پِسُرو (چھوٹا بچہ) کوچہ (گلی) کُنشہ (چنگاری) دریچہ (کھڑکی) مشکیزہ اور پسرہ (پیارا بچہ)

مصادر یاد کریں:

(۱) سُرفیدن: کھانسنا۔ سرفد: کھانسے (۲) سزیدن: لائق ہونا۔ سَزَد: لائق ہوے (۳) سُفتن: پرونا، سُفتد: پروئے (۴) سنجیدن: تولنا۔ سنجد: تولے (۵) سوختن، سوزیدن جلنا، جلانا۔ سوزد: جلے، جلائے (۶) سودن، سائیدن: گھسنا، پیسنا۔ سایَد: گھسے، پیسے (۷) سگالیدن: اندیشہ کرنا۔ سگالد: اندیشہ کرے (۸) سہمیدن: ڈرنا۔ سہمد: ڈرے (۹) سنبیدن: سوراخ کرنا۔ سنبد: سوراخ کرے (۱۰) شِتافتن، شِتابیدن: دوڑنا، جلدی کرنا۔ شِتابد: دوڑے، جلدی کرے۔

سبق بست و یکم

۳- اسم عدد: وہ اسم ہے جو چیزوں کی گنتی ظاہر کرے۔ اور جن چیزوں کی گنتی ظاہر کرے ان کو معدود (گِنا ہوا) کہتے ہیں۔ جیسے چہار کتاب: میں چہار: عدد ہے، اور

کتاب: معدود۔

اعداد دو طرح کے ہیں: مفرد اور مرکب:

مفرد عدد: یہ ہیں: یک، دو، سِہ، چہار، پنج، شش، ہفت، ہشت، نُہ، دَہ، بست، سِی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، نُود، صد، ہزار، لک، کرور، اَرَب، کھرب۔

مرکب عدد: یہ ہیں: یازُدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفدہ (ہفتدہ) ہیژدہ، نُوزدہ، بست و یک بست و دو (آخر تک علاوہ دہائیوں کے)

اجزائے عدد: نیم (آدھا) سِہیک (تہائی) چہار یک (چوتھائی) پنج یک (پانچواں) وغیرہ۔

پھر عدد کی دو قسمیں ہیں: عددِ ذاتی اور عددِ وصفی۔

عددِ ذاتی: وہ عدد ہے جو صرف گنتی بتائے۔ اوپر جن عددوں کا ذکر ہے وہ سب عددِ ذاتی ہیں۔

عددِ وصفی: وہ عدد ہے جو مرتبہ بتائے۔ جیسے یکم، دوم، سوم وغیرہ۔ عدد ذاتی کے آخر میں میم ماقبل مضموم بڑھانے سے عدد وصفی بن جاتا ہے۔

قاعدہ: اردو کی طرح فارسی میں بھی پہلے بڑا عدد بولا جاتا ہے، پھر اس سے کم۔ جیسے ۲۵ کو بست و پنج، ۶۲۵ کو شش صد و بست و پنج، اور ۴۲۶۲۵ کو چہل و دو ہزار و شش صد و بست و پنج کہیں گے[1]

۴-اسم صوت: وہ اسم ہے جس سے کسی انسان یا جانور کی آواز کی نقل کی جائے۔ جیسے ہاہا سے ہنسنے کی، کُوکُو سے کویل کی، عُوعُو سے کتّے کی، قُلقل سے صراحی سے پانی نکلنے کی، اور چک چک سے تلوار چلنے کی آواز کی نقل کی جاتی ہے۔

۵-اسم کنایہ: وہ اسم ہے جس کا مطلب مخاطب کے علاوہ کوئی نہ سمجھے۔ جیسے چنیں گفت، چناں کرد۔

---

[1] گنتی اور ہندسے پڑھنے کی خوب مشق کرائیں۔

۶-اسم جمع: وہ اسم ہے جو لوگوں کے یا چیزوں کے مجموعے پر دلالت کرے۔ جیسے: لشکر، فوج، انبوہ، اژدحام، بزم، محفل، زُمرہ، جماعت، گروہ وغیرہ۔

۷-اسم منسوب: وہ اسم ہے جس کی کسی جگہ یا جماعت یا مذہب کی طرف نسبت کی گئی ہو۔ جیسے دیوبندی، حنفی، اسلامی۔

نسبت کرنے کا طریقہ: عام طور پر اسم ذات کے آخر میں یائے معروف بڑھانے سے اسم منسوب بن جاتا ہے۔ جیسے دیوبند سے دیوبندی[1]

مصادر یاد کریں:

(۱) شُستن، شوئیدن: دھونا۔ شوید: دھوئے (۲) شُدن، شودن: ہونا۔ شَوَد: ہوے (۳) شکیبیدن: صبر کرنا۔ شکیبد: صبر کرے (۴) شِکستن: توڑنا، ٹوٹنا۔ شِکَند: توڑے، ٹوٹے (۵) شِگافتن: پھٹنا، پھاڑنا۔ شِگافد: پھٹے، پھاڑے (۶) شِگفتن: کھلنا۔ شِگفد: کھلے (۷) شُمردن: گننا، جاننا۔ شُمرد: گنے، جانے (۸) شَمیدن: سونگھنا۔ شَمَد: سونگھے (۹) شَناختن: پہچاننا۔ شَناسد: پہچانے (۱۰) شُنیدن، شُنودن: سننا۔ شُنُوَد: سنے۔

خواندہ یاد کریں

معرفہ کس کو کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

عَلم کس کو کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

[1] البتہ اگر (۱) اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس کو کبھی واو سے، اور کبھی گاف سے بدلتے ہیں، اور کبھی حذف کرتے ہیں۔ جیسے بَیضہ سے بَیضوی، قلعہ سے قلعگی، اور کوفہ سے کوفی (۲) اور اگر اسم کے آخر میں الف ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے بخارا سے بخاری (۳) اور اگر اسم کے آخر میں الف مقصورہ یا ہمزہ یا ی ہو تو اس کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے مصطفیٰ سے مصطفوی، بیضاء سے بیضاوی، اور دہلی سے دہلوی (۴) اور کبھی یائے نسبت سے پہلے الف نون بڑھاتے ہیں۔ جیسے نور سے نورانی (۵) اور کبھی اور کوئی حرف حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے مدینہ سے مدنی، بدخشاں سے بدخشی، بعلبک سے بَعلی (۶) اور کبھی کوئی حرف بڑھاتے ہیں، جیسے مَرو سے مروزی، اور رَیّ سے رازی۔

علم ذات کی تعریف مع مثال بیان کریں
کنیت کی تعریف اور مثال دیں
لقب کا مطلب اور مثال بتائیں
عُرف کا مطلب اور مثال بتائیں
ضمیریں کئی طرح کی ہوتی ہیں؟
دوسری قسم کی ضمیریں مع مثال بیان کریں
ضمیر بارز اور ضمیر مستتر کس کو کہتے ہیں؟
رقعات میں ضمیروں کی جگہ کیا الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں؟
اسم اشارہ کی تعریف اور اس کی قسمیں بتائیں
معہود کی کتنی صورتیں ہیں؟
معہود ذہنی کیا ہے؟
منادی کی تعریف اور حروفِ ندا بتائیں
اسم مکبر کیا ہے اور کیسے بنتا ہے؟
اسم عدد اور معدود کی تعریف کریں
اجزائے عدد بتائیں
عدد وصفی کیسے بنتا ہے؟
اسم صوت کیا ہے۔مع مثال بیان کریں
اسم جمع کیا ہے۔مع مثال بیان کریں
نسبت کرنے کا طریقہ بتائیں۔

علم وصف کی تعریف مع مثال بیان کریں
خطاب کی تعریف اور مثال بتائیں
تخلص کا مطلب اور مثال بتائیں
ضمیر کی تعریف کریں۔مرجع کسے کہتے ہیں؟
پہلی قسم کی ضمیریں مع مثال بیان کریں
تیسری قسم کی ضمیریں مع مثال بیان کریں
کیا ضمیر مرجع سے پہلے آسکتی ہے؟
اکابر کے لئے تعظیماً کونسی ضمیر لاتے ہیں؟
اسم موصول کی تعریف مع مثال بیان کریں
معہود خارجی کیا ہے؟
معرفہ کی طرف اضافت سے کیا فائدہ؟
نکرہ کیا ہے؟اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
اسم مصغّر کیا ہے اور کیسے بنتا ہے؟
مفرد اور مرکب اعداد بتائیں
عدد ذاتی اور عدد وصفی کیا ہیں؟
فارسی میں اعداد پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟
اسم کنایہ کیا ہے،مع مثال بیان کریں
اسم منسوب کیا ہے،مع مثال بیان کریں
حاشیہ میں بیان کئے ہوئے قواعد یاد ہوں تو بتائیں۔

سبق بست ودوم

مرکب: وہ کلام ہے جو چند لفظوں سے مل کر بنا ہو: اس کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔

مرکبِ مفید: وہ کلام ہے جس سے پوری بات سمجھ میں آجائے۔ جیسے مسجد خانۂ خدا است۔ مرکب مفید کو جملہ اور کلامِ تام بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید: وہ کلام ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے، تشنگی باقی رہے۔ جیسے: اسپِ زید، کلاہِ نو۔ مرکب غیر مفید کو مرکب ناتمام اور کلام ناقص بھی کہتے ہیں۔

پھر مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: مرکبِ اضافی، مرکبِ توصیفی، مرکبِ امتزاجی، مرکبِ غیر امتزاجی۔

مرکبِ اضافی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جو مضاف مضاف الیہ سے مل کر بنے، جیسے قلمِ محمود۔

مرکبِ توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو موصوف صفت سے مل کر بنے، جیسے کتابِ خوشخط۔ (اچھے خط (لکھائی) والی کتاب)

مرکبِ امتزاجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو لفظ مل کر ایک ہو جائیں یعنی ان کے الگ الگ معنی مراد نہ لئے جائیں۔ جیسے گفتگو، قدمبوسی وغیرہ۔

مرکب غیر امتزاجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو لفظ مل کر ایک ہو جائیں مگر ان کے الگ الگ معنی بھی سمجھے جائیں۔ جیسے یازدہ، چہل و چہار وغیرہ۔

اور مرکبِ مفید یعنی جملہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ: وہ مرکب مفید ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے احمد خفتہ است۔

جملہ انشائیہ: وہ مرکب مفید ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، جیسے

آب بیار۔

پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے۔ جیسے احمد ذہین است۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جو فعل فاعل سے مل کر بنے، جیسے احمد آمد۔

مصادر یاد کریں:

(۱) شوریدن: شور کرنا۔ شُورد: شور کرے (۲) شِیفتن، شِیبیدن: فریفتہ ہونا۔ شِیوِد: فریفتہ ہوئے (۳) شاشیدن: موتنا۔ شاشد: موتے (۴) شائستن، شائیدن: لائق ہونا۔ شاید: لائق ہوے (۵) طرازیدن: نقش کرنا۔ طرازد: نقش کرے (۶) طلبیدن: بلانا۔ طلبد: بلائے (۷) طپیدن: تڑپنا، بےقرار ہونا۔ طپد: تڑپے، بےقرار ہوئے (۸) غنودن: اونگھنا، غنَوَد: اونگھے (۹) غلطیدن: لُڑھکنا۔ غَلَطد: لڑھکے (۱۰) غارتیدن: لوٹنا، ڈاکہ مارنا۔ غارتد: لوٹے، ڈاکہ مارے۔

سبق بست وسوم

مرکبِ اضافی کا بیان

اضافت: ایک چیز کا دوسری چیز سے تعلق بتانا۔ **مضاف:** وہ چیز جس کا تعلق بتایا جائے۔ **مضاف الیہ:** وہ چیز جس کے ساتھ تعلق بتایا جائے۔ جیسے خانۂ زید میں خانہ کا زید سے تعلق بتایا گیا ہے۔ یہی اضافت ہے۔ اور خانہ مضاف اور زید مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ: فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اور اردو ترجمہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

قاعدہ: مضاف کے آخر میں کسرہ آتا ہے۔ البتہ اگر مضاف کے آخر میں ہ ہو تو کسرہ: ہمزہ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے جامۂ زید۔ اور اگر الف یا واو ہو تو کسرہ: یائے مجہول سے بدل

جاتا ہے۔ جیسے دیبائے روم اور موئے سر[۱]۔ اور کبھی از، ب، را بھی علامتِ اضافت ہوتے ہیں۔ جیسے: کتاب از احمد (احمد کی کتاب) سائل بنان (روٹی کا سائل) اور قلم محمود را (محمود کا قلم) اور جب ضمیر متصل مضاف الیہ ہو تو یائے مجہول نہ لانا بھی جائز ہے۔ جیسے: بوش (بُویش کی جگہ) پاش (پایش کی جگہ) اور خُوش (خُویش کی جگہ) اکثر نظم میں ایسا ہوتا ہے۔

فکّ اضافت: یعنی علامتِ اضافت ختم کر دینا۔ ایسا اکثر سر، صاحب کے ساتھ کرتے ہیں۔ یا جب مضاف الیہ ضمیر متصل ہو، یا جہاں اہل زبان سے سنا گیا ہو۔ جیسے سر چشمہ، صاحب دل، کتابش، پدرِ زن۔

پھر اضافت کی دو قسمیں ہیں: اضافتِ مُستوی (سیدھی اضافت) اور اضافتِ مقلوبی (الٹی اضافت)

اضافتِ مستوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آئے، اور مضاف پر اضافت کی علامت ہو۔ اب تک جتنی مثالیں آئی ہیں: سب اضافت مستوی کی ہیں۔

اضافتِ مقلوبی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آئے، اور اس میں اضافت کی علامت نہ ہو۔ جیسے جہاں پناہ، پشت پناہ۔ غریب نواز۔

اضافت کی مثالیں: سر رشتہ۔ صاحب جاہ۔ سر پنجہ۔ صاحب خانہ۔ سرگروہ۔ صاحبِ نظر۔ غلامَش، قلَمت۔ کتابَم۔ مرغابی۔ پسرِ عم۔ کاسۂ ہاشم۔ روئے کلیم۔ بُزِ خالہ۔ دانائے زماں۔ خوئے دوست۔ بوئے گل۔ نافۂ آہو۔ کوئے یار۔ لقائے جاناں[۲]

[۱] روم کا ریشم اور سر کے بال [۲] اور معنی کے اعتبار سے اضافت کی دس قسمیں ہیں: (۱) تملیکی: مضاف: مضاف الیہ کی ملک ہو، جیسے خرِ عیسیٰ (۲) تخصیصی: مضاف: مضاف الیہ کے ساتھ خاص ہو، جیسے گلِ بوستاں (۳) توضیحی: جس سے مضاف واضح ہو جیسے شہر کوفہ (۴) بیانی: جس سے مضاف کی اصلیت کا پتہ چلے، جیسے خاتمِ طلا (سونے کی انگوٹھی) (۵) تشبیہی: مشبہ کی اضافت مشبہ بہ کی طرف، جیسے شیشۂ دل (۶) ظرفی: مضاف یا مضاف الیہ ظرف ہو، جیسے باغ انار، آبِ دریا (۷) اِبنی: بیٹے کی باپ کی طرف اضافت، جیسے احمدِ سعید (۸) مجازی: جس میں ←

مصادر یاد کریں:

(۱) غریدن، غریویدن: غرّانا۔ غِرِ یود: غرّائے (۲) فرازیدن: بلند کرنا۔ فرازَد: بلند کرے (۳) فِرِستادن: بھیجنا۔ فِرِستد: بھیجے (۴) فرمودن: کہنا، حکم دینا۔ فرماید: کہے، حکم دیوے (۵) فَرِختن، فروشیدن: بیچنا۔ فروشد: بیچے (۶) فرسودن، فرسائیدن: گھسنا، پرانا ہونا۔ فَرسایَد: گھسے، پرانا ہووے (۷) فہمیدن: سمجھنا۔ فہمد: سمجھے (۸) فَزودن: زیادہ کرنا، زیادہ ہونا۔ فَزاید: زیادہ کرے، زیادہ ہووے (۹) فتادن: گرنا۔ فَتَد: گرے (۱۰) فریفتن: فریب دینا، فریب کھانا۔ فریبد: فریب دے، فریب کھائے [۱]

سبق بست وچہارم

مرکبِ توصیفی کا بیان

توصیف: کسی شخص یا چیز کی اچھی یا بری حالت بیان کرنا۔ **موصوف:** وہ شخص یا چیز جس کی اچھی یا بری حالت بیان کی جائے۔ **صفت:** اچھی یا بری حالت۔ جیسے کتابِ خوش خط میں کتاب کا وصف خوش خط ہونا بیان کیا گیا ہے، پس یہی توصیف ہے، اور کتاب موصوف، اور خوش خط صفت ہے۔

قاعدہ: فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ اور اردو ترجمہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

قاعدہ: فارسی میں توصیف کی علامتیں وہی ہیں جو اضافت کی ہیں۔ یعنی کسرہ، یائے مجہول، اور ہمزہ۔ جیسے مردِ دلیر، جامۂ سفید، سبوئے کہنہ۔

پھر مرکب توصیفی کی دو قسمیں ہیں: مستوی اور مقلوبی:

← مضاف محض خیالی ہو، مقصود مضاف الیہ ہو۔ جیسے سرِ ہوش (۹) اقترانی: جس میں شمولیت کے معنی ہوں، جیسے نامۂ عنایت (۱۰) مُلابستی: مضاف مضاف الیہ میں معمولی تعلق ہو، جیسے شرابِ شیشہ۔

[۱] فریفتن کے معنی: عاشق ہونا: مجازاً ہیں ۱۲

مرکب توصیفی مستوی: وہ مرکب توصیفی ہے جس میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آئے۔ اور موصوف پر توصیف کی علامت ہو۔

مرکب توصیفی مقلوبی: وہ مرکب توصیفی ہے جس میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آئے، اور اس میں توصیف کی علامت نہ ہو۔ جیسے نیک مرد۔

صفت: ہر وہ لفظ (مفرد یا مرکب) جس میں معنیٔ وصفی پائے جائیں۔ جیسے بینا نابینا وغیرہ۔

قاعدہ: جمع کی صفت مفرد آتی ہے اور ایک موصوف کی کئی صفتیں آسکتی ہیں۔ جیسے زنانِ خوش خُو، خداوندِ بخشندہ و دستگیر۔

مثالیں: مینائے منقش۔ کلاہِ سرخ۔ بارگراں۔ چشمۂ صافی۔ روئے خوب۔ قولِ درست۔ پائے لنگ۔ رشید احمد۔ سعید احمد۔ وحید احمد۔ مست قلندر۔ جوانِ سبزہ آغاز۔ زن نابینا۔ بیانِ دل پذیر۔ وعظ دل پسند۔ کریمِ خطا بخش و پُوزِش پذیر[1]

مصادر یاد کریں:

(۱) فَشاندن: جھاڑنا۔ فشاند: جھاڑے (۲) فُشُردن، فِشاردن: نچوڑنا۔ فُشُرد: نچوڑے (۳) فگندن: ڈالنا۔ فگند: ڈالے (۴) فازیدن: جماہی لینا۔ فازَد: جماہی لے (۵) فراموشیدن: بھولنا۔ فراموشد: بھولے (۶) فرو ماندن: عاجز رہنا۔ فرو ماند: عاجز رہے (۷) فرود آمدن: اترنا، نیچے آنا۔ فرود آید: اترے، نیچے آئے (۸) فراختن، فراشتن: بلند کرنا۔ فرازد: بلند کرے (۹) کردن: کرنا۔ کند: کرے (۱۰) کاشتن، کاریدن: بونا۔ کارَد: بوئے۔

سبق بست و پنجم

مرکب امتزاجی[2]: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو لفظوں کو ملا کر اس طرح ایک کر دیا جائے کہ ان کے الگ الگ معنی نہ سمجھے جائیں۔ جیسے سکندر نامہ (ایک کتاب

[1] پوزِش: عذر، معذرت۔ توبہ [2] امتزاج: یعنی چند چیزوں کو ملا کر ایک کر دینا۔

کا نام) گفتگو، دل پسند (مرغوب، پسندیدہ) دانا، زرگر (سُنار[۱])

مرکبِ غیر امتزاجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو لفظوں کو ملا کر ایک تو کر دیا جائے مگران کے الگ الگ معنیٰ بھی سمجھے جائیں۔ جیسے سی وصد، دومرد، چہار من گندم وغیرہ[۲]

مرکب مفید یعنی جملہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ انشائیہ اور جملہ خبر یہ۔

جملہ انشائیہ: وہ مرکب مفید ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے آب بیار، خانہ بُرو[۳]۔

جملہ خبر یہ: وہ مرکب مفید ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے زید دانا است اور زید آمد۔

پھر جملہ خبر یہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ خبر یہ ہے جو دو اسموں سے اور حرفِ ربط سے مل کر بنے۔ جیسے زید عاقل است۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ خبر یہ ہے جو فعل اور فاعل سے اور کبھی مفعول سے بھی مل کر

۱؎ مرکب امتزاجی پانچ طرح سے بنتا ہے: (۱) دو اسموں کو ملا کر (۲) دو فعلوں کو ملا کر (۳) اسم و فعل کو ملا کر (۴) فعل و حرف کو ملا کر (۵) اسم و حرف کو ملا کر۔ مثالیں ترتیب وار کتاب میں ہیں۔

۲؎ مرکب غیر امتزاجی کی بہت سی صورتیں ہیں۔ مثلاً: (۱) دو عددوں سے مرکب، جیسے سی وصد (۲) عدد و معدود سے مرکب، جیسے دو مرد (۳) ممیّز تمیز سے مرکب۔ جیسے: چہار من گندم (۴) اسم اشارہ مشار الیہ سے مرکب، جیسے ایں مرد (۵) موصول صلہ سے مرکب، جیسے ہر کہ می آید (۶) معطوف معطوف علیہ سے مرکب، جیسے عدل وانصاف وغیرہ۔

۳؎ جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں: (۱) امر، جیسے بگو (۲) نہی، جیسے مگو (۳) تمنی، جیسے کاش عالم شدمے (۴) ترجی، جیسے شباب باز گشتے (۵) ندا، جیسے اے مرد (۶) قسم، جیسے بخدا (۷) تعجب، جیسے زید چہ گویا است (۸) استفہام، جیسے چہ می کنی؟ (۹) عرض یعنی شوق دلانا، جیسے مطالعہ چرا نمی کنی کہ سبق آسان شود (۱۰) عقود یعنی وہ الفاظ جو معاملات میں مستعمل ہیں۔ جیسے فروختم، خریدم وغیرہ۔

بنے۔ جیسے احمد آمد، اور محمود نان خورد۔

مصادر یاد کریں:

(۱) گُشادن، گُشودن: کھولنا، کھلنا۔ کشاید: کھولے، کھلے (۲) کشیدن: کھینچنا۔ کشد: کھینچے (۳) کُشتن: مارڈالنا۔ کُشد: مارڈالے (۴) کِشتن: بونا۔ کِشد: بوئے (۵) کندن کندیدن: کھودنا۔ کَنَد: کھودے (۶) کوشیدن: کوشش کرنا۔ کوشد: کوشش کرے (۷) کوفتن، کوبیدن: کوٹنا۔ کوبد: کوٹے (۸) کافتن، کاویدن: کھودنا۔ کافد: کھودے (۹) کاستن، کاہیدن: گھٹنا، گھٹانا۔ کاہد: گھٹے، گھٹائے (۱۰) گفتن، کفیدن: پھٹنا۔ کَفَد: پھٹے۔

خواندہ یاد کریں

مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟

مرکب مفید کس کو کہتے ہیں؟

مرکب غیر مفید کس کو کہتے ہیں؟

مرکب غیر مفید کی کتنی قسمیں ہیں؟

مرکب اضافی کیا ہے؟

مرکب توصیفی کیا ہے؟

مرکب امتزاجی کیا ہے؟

مرکب غیر امتزاجی کیا ہے؟

مرکب مفید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جملہ خبریہ کس کو کہتے ہیں؟

جملہ انشائیہ کس کو کہتے ہیں؟

جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جملہ اسمیہ کس کو کہتے ہیں؟

جملہ فعلیہ کس کو کہتے ہیں؟

اضافت، مضاف اور مضاف الیہ کے معنی بتائیں

فارسی اور اردو میں مضاف مضاف الیہ میں سے پہلے کون آتا ہے؟

اضافت کی علامتیں کیا ہیں؟

فک اضافت کا کیا مطلب ہے؟

اضافت کی کتنی صورتیں ہیں؟

اضافت مستوی کیا ہے؟

اضافت مقلوبی کیا ہے؟

توصیف، موصوف اور صفت کے معنی بتائیں

موصوف صفت میں سے پہلے کون آتا ہے؟

علاماتِ توصیف کیا ہیں؟

مرکب توصیفی کی کتنی صورتیں ہیں؟
مرکب توصیفی مستوی کیا ہے؟
مرکب توصیفی مقلوبی کیا ہے؟
صفت کیا ہے؟
جمع کی صفت کیسی آتی ہے؟
مرکب امتزاجی کی تعریف اور مثالیں بتائیں
مرکب غیر امتزاجی کی تعریف بتائیں
جملہ انشائیہ کونسا جملہ ہے؟
جملہ خبریہ کونسا جملہ ہے؟
جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
جملہ اسمیہ کونسا جملہ ہے
جملہ فعلیہ کونسا جملہ ہے؟

سبق بست وششم

جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ میں تین جزء ہوتے ہیں: ایک: وہ جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی جائے۔ اس کو مبتدا اور مُسند الیہ کہتے ہیں[۱]۔ دوسرا: وہ جس کے ذریعہ کوئی اطلاع دی جائے۔ اس کو خبر اور مسند کہتے ہیں۔ تیسرا: وہ جو مبتدا وخبر کو جوڑے۔ اس کو حرفِ ربط کہتے ہیں۔ جیسے احمد ذہین است: اس میں احمد: مبتدا، ذہین: خبر، اور است: حرفِ ربط ہے۔ حروفِ ربط یہ ہیں: است (ہست) اند، ای، اید، ام، ایم۔

قاعدہ: حروفِ ربط واحد وجمع ہونے میں مبتدا کے تابع ہوتے ہیں[۲]۔

---

[۱] اسناد: منسوب کرنا، تعلق بیان کرنا۔ مُسند الیہ: وہ اسم جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی جائے۔ مُسند: وہ بات جو کسی اسم کی طرف منسوب کی جائے۔ جیسے احمد کی طرف ذہین ہونے کی نسبت کی گئی تو احمد: مسند الیہ اور ذہین ہونا مسند ہے۔ اسی طرح احمد نان خورد میں احمد: مسند الیہ، اور نان خورد مسند ہے۔

[۲] مگر غیر ذی روح کے لئے ہمیشہ واحد ہی آتے ہیں۔ جیسے اموالِ دنیا کم بقا دارد، وخرابیہا ظاہر است۔

قاعدہ: مبتدا اکثر پہلے ہوتا ہے اور خبر بعد میں۔ مگر کبھی اشعار میں اس کے خلاف بھی آتا ہے۔ اور جوابِ استفہام میں مبتدا محذوف بھی ہوتا ہے۔ جیسے عالم کیست؟ جواب: ہاشم یعنی عالم ہاشم است۔

ترجمہ اور ترکیب کریں:

شیر حیوان است۔ قاسم حاتم است۔ خلیل واعظ است۔ شما دانا اید۔ حامد غافل است۔ قُمری طائر است۔ ہوا گرم است۔

مصادر یاد کریں:

(۱) گفتن: کہنا۔ گوید: کہے (۲) گداختن، گدازیدن: پگھلنا، پگھلانا۔ گدازد: پگھلے پگھلائے (۳) گُذِشْتن: گذرنا۔ گُذَرَد: گذرے (۴) گرفتن: لینا، پکڑنا۔ گِیُرد: لیوے، پکڑے (۵) گِریستن: رونا۔ گرِیَد: روے (۶) گُریختن، گریزیدن: بھاگنا۔ گُریزد: بھاگے (۷) گردیدن: پھرنا۔ گردد: پھرے (۸) گُزیدن: قبول کرنا، چننا۔ گُزیند: قبول کرے، چُنے (۹) گزیدن: کاٹ کھانا۔ گزد: کاٹ کھائے (۱۰) گذاشتن: چھوڑنا۔ گذارد: چھوڑے۔

سبق بست و ہفتم

جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ: فعل فاعل اور کبھی مفعول وغیرہ سے بھی مل کر بنتا ہے۔ جیسے احمد آمد۔ محمود نان خورد۔

فعل: تین طرح کا ہوتا ہے: لازم، متعدی اور مشترک۔ **لازم:** وہ فعل ہے جو فاعل پر تام ہوجائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو۔ جیسے احمد خفت۔ **متعدی:** وہ فعل ہے جو فاعل پر تام نہ ہو، مفعول کی اس کو حاجت ہو۔ جیسے احمد نان خورد۔ **مشترک:** وہ

فعل ہے جو کبھی لازم آئے کبھی متعدی۔ جیسے ہر چہ آموختم ترا آموختم (جو کچھ میں نے سیکھا: تجھے سکھایا)

فاعل: وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی جائے، اور اس کے ذریعہ فعل وجود میں آئے۔ جیسے احمد نان خورد۔

قاعدہ: فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے کبھی ضمیر۔ پھر ضمیر کبھی بارِز (ظاہر) ہوتی ہے، کبھی مستَتِر (پوشیدہ) جیسے احمد رفت، نشستند وگفتند و برخاستند، شاد باش وغم مخور۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر کام کرنے والے کا کام واقع ہو۔ جیسے احمد نان خورد میں نان مفعول بہ ہے۔

قاعدہ: فاعل اکثر فعل سے پہلے آتا ہے۔ جیسے احمد آمد۔

قاعدہ: مفعول بہ بھی اکثر فاعل کے بعد فعل سے پہلے آتا ہے۔ جیسے احمد نان خورد۔

قاعدہ: مفعول اگر ذی عقل (انسان) ہو تو اکثر اس کے ساتھ علامتِ مفعول: ''را'' آتی ہے۔ جیسے من ترا گفتم کہ چنیں کار مکن۔

قاعدہ: ایک فعل کے اگر کئی فاعلِ غائب بذریعہ عطف آئیں تو فعل جمع غائب آئے گا۔ جیسے احمد ومحمود وحامد آمدند۔ اور اگر ان کے ساتھ فاعلِ حاضر بھی ہو تو فعل جمع حاضر آئے گا۔ جیسے احمد وحمید وشما آمدید۔ اور اگر فاعلِ متکلم ہو تو فعل جمع متکلم آئے گا۔ جیسے حمید وخالد ومن آمدیم۔

قاعدہ: اگر حرفِ تردید کے ساتھ کئی فاعل آئیں تو جس فاعل کے ساتھ فعل متصل ہوگا: اس کے موافق آئے گا۔ جیسے حمید یا سعید آمد۔ حمید یا اوشاں آمدند۔ وحید یا تو آمدہ بودی۔ محمد یا من یا شما آمدید۔

مصادر یاد کریں:

(۱) گساردن: غم کھانا۔ گسارَد: غم کھائے (۲) گَشتن: پھرنا، ہونا۔ گَردد: پھرے ہوئے

(۳) گنجیدن: سمانا۔ گنجد: سمائے (۴) گِرویدن: رغبت کرنا، گرویدہ ہونا، متفق ہونا، مطیع ہونا۔ گِرُوَدْ: رغبت کرے، گرویدہ ہوے، متفق ہوے، مطیع ہوے (۵) گستن، گسیختن: ٹوٹنا، توڑنا۔ گسلَد: ٹوٹے، توڑے (۶) گُزاردن: ادا کرنا۔ گزارد: ادا کرے (۷) گُستردن: بچھانا۔ گُسْتَرد: بچھائے (۸) گماشتن، گماردن: مقرر کرنا۔ گمارد: مقرر کرے (۹) گواریدن: ہضم کرنا، ہضم ہونا۔ گوارَد: ہضم کرے، ہضم ہوے (۱۰) گندیدن: سڑ جانا۔ گندد: سڑ جائے۔

سبق بست وہشتم

نائب فاعل: فعل مجہول کے مفعول بہ کو نائب فاعل کہتے ہیں، وہ فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جیسے زید کُشتہ شد میں زید نائب فاعل ہے۔

مفعول مطلق: فعل کے مصدر یا حاصل مصدر یا مرادفِ مصدر کو کہتے ہیں۔ مفعول مطلق فعل کی تاکید یا فعل کی حالت یا تعداد بتانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے (۱) خواہم زد چنانکہ باید زد (۲) بخند ید خندیدنِ نو بہار (۳) دَہ صحبت با تو نشستم: اُما یک صحبت ہم مؤثر نہ شد[۱]۔

مفعول فیہ: کام کی جگہ یا وقت کو کہتے ہیں۔ جیسے بصحرا چرا می روی؟ صبح گاہاں برخیز۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

مفعول لہ: وہ مفعول ہے جو کام کا سبب بتائے۔ جیسے زیدرا تادیباً زدم۔ مذاقاً چنیں گفتم: ان جملوں میں تادیباً اور مذاقاً: مفعول لہ ہیں۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زماں اور ظرف مکان۔ پھر ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: محدود اور غیر محدود:

---

[۱] (۱) ماروںگا جیسا کہ مارنا چاہئے یعنی خوب ماروںگا (۲) وہ ہنسا نئی بہار کے کھلنے کی طرح (۳) میں دس صحبتیں آپ کے ساتھ بیٹھا مگر ایک صحبت بھی مؤثر نہ ہوئی۔

۱-ظرف زمان محدود: یعنی متعین وقت۔ جیسے ساعت، لمحہ، لحظہ، بامداد وغیرہ۔
۲-ظرف زمان غیر محدود: یعنی غیر متعین وقت۔ جیسے زمانہ، مدت، ہمیشہ، ہنگام وغیرہ۔
۳-ظرف مکان محدود: یعنی متعین جگہ۔ جیسے خانہ، بازار، سرائے وغیرہ۔
۴-ظرف مکان غیر محدود: یعنی غیر متعین جگہ۔ جیسے پس، پیش، دور، نزدیک، بیروں، دروں وغیرہ۔

مصادر یاد کریں:

(۱) گذرانیدن: گذارنا۔ گذراند: گذارے (۲) لرزیدن: کانپنا۔ لرزَد: کانپے (۳) لیسیدن: چاٹنا۔ لِیسد: چاٹے (۴) لغزیدن: پھسلنا۔ لغزد: پھسلے (۵) لافیدن: بکنا۔ لافد: بکے (۶) لائیدن: شور کرنا، بیہودہ بکنا۔ لاید: شور کرے، بیہودہ بکے (۷) مالیدن: ملنا۔ مالد: ملے (۸) ماندن: رہنا، مشابہ ہونا۔ ماند: رہے، مشابہ ہوے (۹) مُردن: مرنا۔ مِیرد: مرے (۱۰) مکیدن: چوسنا۔ مکد: چوسے۔

سبق بست ونہم

تمام جملوں کی اصل جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ہیں۔ اگر جملہ میں مبتدا خبر ہوں تو وہ جملہ اسمیہ ہے۔ اور اگر فعل فاعل اور مفعول بہ ہوں تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جیسے:

(۱) زید خفتہ است: زید: مبتدا، خفتہ: خبر، است: حرفِ ربط۔ مبتدا خبر اور حرفِ ربط مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) محمود نامہ نوشت: نوشت: فعل، محمود: فاعل، نامہ: مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

قاعدہ: کبھی ترکیب کرنے میں ایک اسم دوسرے اسم کے ساتھ مل کر جزِ جملہ بنتا ہے۔ ایسے اسماء یہ ہیں:

۱-مضاف مضاف الیہ مل کر جزِ جملہ بنتے ہیں۔ جیسے خداوندِ خانہ: خداوندِ ما است:

خداوند: مضاف، خانہ: مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا۔ خداوند: مضاف، ما: مضاف الیہ دونوں مل کر خبر، است: حرفِ ربط: مبتدا خبر اور حرفِ ربط مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل: دستِ اجل: مرکب اضافی فاعل، اور کوسِ رحلت: مرکب اضافی مفعول بہ۔

روشنی از چشم نابینا مُجو: چشم نابینا: مرکب اضافی: از کا مجرور، فعل مُجو سے متعلق۔ روشنی: مفعول بہ، فاعل ضمیر واحد حاضر مستتر۔

۲۔معطوف معطوف علیہ مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔ جیسے: امیر وغریب موجود اند۔ حمید وحسن: نان وشیر آوردہ اند۔

۳۔موصوف صفت مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔ جیسے فراق: غم جانگداز است۔ گلِ خوش رنگ از بوستاں آوردہ ام۔

۴۔ عدد معدود مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔ جیسے: دو کس موجود اند۔ ہزار روپیہ جمع نمودم۔ من زِ پنجاہ کس نمی ترسم۔

۵۔موصول صلہ مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔ جیسے: ہر چہ از دوست می رسد نکوست۔

۶۔اسم اشارہ مشار الیہ مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔ جیسے ایں زمانہ: زمانۂ پُرفتن است۔

۷۔مبیَّن بیان مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔ جیسے آنست جوابش کہ جوابش ندہی (یہ ہے اس کا جواب کہ اس کو جواب نہ دے) اس میں آں: اسم اشارہ: مبتدا، است: حرفِ ربط، جوابش: مرکبِ اضافی: مبین، کہ: بیانیہ، جواب ندہی: فعل، فاعل ضمیر واحد حاضر، ش: مفعول بہ، پھر جملہ فعلیہ: بیان، مبین بیان مل کر: خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا[1]

[1] اسی طرح تمام مرکباتِ ناقصہ: مفرد کے حکم میں ہوتے ہیں۔ جیسے مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ، مبدل منہ اور بدل، مشبہ اور مشبہ بہ، مفسَّر اور مفسِّر، مؤکَّد اور تاکید، معطوف مبیَّن اور عطف بیان، ذوالحال اور حال: بحکم مفرد ہیں یعنی دونوں مل کر جز جملہ بنتے ہیں۔

ترکیب کریں:

زید دانا است۔ پسر ناداں است۔ دہ عدد انار بیار۔ یک صدانبہ خریدم۔ راستی موجبِ رضائے خدا است۔ اسپِ لاغر بکار آید۔ دو پیمانہ شیر موجود است۔ پنج مثقال عنبر بیار۔ ایں شہر مخزنِ علم و ہنر است۔ نامش این است۔ دُزد را بزن۔

خواندہ یاد کریں

جملہ اسمیہ کونسا جملہ ہے؟
جملہ اسمیہ میں کتنے جز ہوتے ہیں؟
پہلے کون آتا ہے: مبتدا یا خبر؟
جملہ فعلیہ کونسا جملہ ہے؟
فعل کتنی طرح کا ہوتا ہے؟
فاعل کس کو کہتے ہیں؟
فاعل کون ہوتا ہے؟
مفعول بہ کس کو کہتے ہیں؟
فاعل اور مفعول کہاں آتے ہیں؟
مفعول کے بعد را کب آتا ہے؟
ایک فعل کے متعدد فاعل ہوں تو فعل کیسا آئے گا
اگر حرف تردید کے بعد متعدد فاعل آئیں تو فعل کیسا آئے گا؟
نائب فاعل کس کو کہتے ہیں؟
مفعول مطلق کس لئے آتا ہے؟
مفعول فیہ کس کو کہتے ہیں؟
مفعول لہ کس کو کہتے ہیں؟
ظرف کس کو کہتے ہیں؟
ظرف کی کتنی قسمیں ہیں؟
ظرف زمان محدود کیا ہیں؟
ظرف زمان غیر محدود کیا ہیں؟
ظرف مکان محدود کیا ہیں؟
ظرف مکان غیر محدود کیا ہیں؟
ترکیب کرنے میں کونسے جملے اصل ہیں؟ کونسے دو اسم مل کر جز جملہ بنتے ہیں؟

سبق سُیم

حروف کا بیان

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ (اسم یا فعل) کو ملائے بغیر سمجھ میں نہ

آئیں۔ جیسے از، در، با وغیرہ۔

حروف کی دو قسمیں ہیں: حروفِ تہجی اور حروفِ معنوی: **حروفِ تہجی**: وہ حروف ہیں جو الفاظ بنانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ فارسی میں حروفِ تہجی بتیس ہیں۔ اور **حروفِ معنوی**: وہ حروف ہیں جو خاص معنی کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے ب بمعنی سے یا ساتھ۔

پھر حروفِ معنوی کی دو قسمیں ہیں: مفردہ اور مرکبہ۔ **مفردہ**: یعنی تنہا ایک حرف جیسے ب اور ت اور **مرکبہ**: یعنی ایک سے زیادہ حروف کا مجموعہ جیسے با اور تا وغیرہ۔

حروف مفردہ کا بیان

۱- الف کے معانی

الف: کی دو قسمیں ہیں: ممدودہ اور مقصورہ۔ **الف ممدودہ**: وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے۔ جیسے آب، آمدن وغیرہ۔ الف ممدودہ پر مدّ ہوتا ہے۔ **الف مقصورہ**: وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔ جیسے اگر، عیسیٰ، موسیٰ، استاد وغیرہ۔

الف: کے چند معانی:

۱- الف کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے اسکندرا اور افسردن کا الف۔

۲- الف کبھی دعا کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے جہاں آفریں برتو رحمت کناد۔ کند میں الف برائے دعا بڑھایا ہے۔

۳- الف کبھی ندا (پکارنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے کریما! ببخشائے بر حالِ ما۔ اے کریم! ہماری حالت پر رحم فرما!

۴- الف کبھی اسم فاعل بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے دانا، بینا، جویا وغیرہ۔

۵- الف کبھی اسم مفعول بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے پذیرا: قبول کیا ہوا۔

۶- الف کبھی قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے حقًّا رَبًّا۔ اللہ کی قسم۔

۷- الف کبھی ندبہ (مصیبت میں پکارنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے: دِرِیغا! اے فلک بامن چہ کردی؟! (ہائے افسوس! اے آسمان تونے میرے ساتھ کیا کیا؟!)

۸- الف کبھی اتصال یعنی بائے الصاق کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے رنگا رنگ، شباشب یعنی رنگ برنگ، شب بشب۔

مصادر یاد کریں:

(۱)نازیدن: ناز کرنا۔ نازد: ناز کرے(۲) نالیدن: رونا۔ نالد: روے(۳)نِشاندن: بٹھلانا۔نشاند:بٹھلائے(۴)نوشتن نِبشتن :لکھنا۔نویسد:لکھے(۵)نشستن:بیٹھنا۔نشیند:بیٹھے (۶)نمودن: دکھلانا۔نُماید: دکھلائے(۷)نُوشیدن: پینا۔نُوشد: پیوے(۸)نِکوہیدن: برا کہنا۔ نِکوہد: برا کہے(۹) نگاشتن: لکھنا۔نِگارَد: لکھے(۱۰) نگاریدن: نقش کرنا۔نِگارد: نقش کرے۔

سبق سی ویکم

۲- ب کے معانی

۱- ب کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے بگفت، بگوید، بگو۔

۲- ب کبھی بمعنی در آتی ہے۔ جیسے اُفتم بپائے تو کہ بخشی خطائے من۔

۳- ب کبھی بمعنی پر آتی ہے۔ جیسے جانم بلب رسید بجاناں خبر کنید۔

۴- ب کبھی بمعنی برائے آتی ہے۔ جیسے بطوافِ کعبہ رفتم۔

۵- ب کبھی بمعنی از آتی ہے۔ جیسے جمالِ دوست بدیدن نمی شود آخر۔

۶- ب کبھی بمعنی ساتھ آتی ہے۔ جیسے اسپے بازینِ مکلّل خریدم[1]

۷- ب کبھی بمعنی کو آتی ہے۔ جیسے بخواہندگاں بخشم مال وگنج۔

۸- ب کبھی قسم کے لئے آتی ہے۔ جیسے بخدائے کریم عزّوجلَّ!

[1] سنہری زین کے ساتھ ایک گھوڑا میں نے خریدا۔

۹-ب کبھی الصاق (دو چیزوں کو ملانے) کے لئے آتی ہے۔جیسے دمبدم، ساعت بساعت۔

۱۰-ب کبھی بمعنی جانب آتی ہے۔جیسے ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است۔

۳-ت کے معانی

۱-ت کبھی ضمیر اضافی ہوتی ہے۔جیسے از دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم۔

۲-ت کبھی ضمیر مفعول ہوتی ہے۔جیسے بہ مئے سجّادہ رنگیں کن گرت پیرِ مغاں گوید۔

۳-ت کبھی زائد ہوتی ہے۔جیسے بالشت، فراموشت وغیرہ۔

۴-چہ کے معانی

چ فارسی کا خاص حرف ہے۔اس کے ساتھ ہائے مختفی زیر ظاہر کرنے کے لئے لازم رہتی ہے۔چہ کے چند معانی ہیں۔

۱-استفہام (کوئی بات دریافت کرنے) کے لئے۔جیسے چہ می کنی؟

۲-تعظیم (بڑا جاننے) کے لئے۔جیسے چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد! (چور کیسا بہادر ہے جو ہاتھ میں چراغ رکھتا ہے!)

۳-تحقیر (حقیر سمجھنے) کے لئے۔جیسے من چہ باشم کہ براں خاطرِ عاطر گذرم (میں کیا ہوں جو اس نفیس دل میں گذوں؟)

۴-تصغیر (چھوٹا ظاہر کرنے) کے لئے۔جیسے باغچہ، طاقچہ، کوچہ، کتابچہ وغیرہ۔

۵-تکثیر (زیادتی) کے لئے۔جیسے چہ شبہا نشستم دریں سیر گم (بہت راتیں میں اس خیال میں ڈوبا رہا)

۶-حسرت (افسوس ظاہر کرنے) کے لئے۔جیسے دریغا! اے فلک با من چہ کردی!

۷-مساوات (برابری ظاہر کرنے) کے لئے۔جیسے چہ بر تخت مُردن چہ بر روئے خاک (تختِ شاہی پر مرنا اور مٹی کے فرش پر مرنا برابر ہے)

۸-علت (سبب) بیان کرنے کے لئے۔ جیسے ازاں جا برآمدم چہ خوفِ دُزداں بود۔
۹- چیز کا مخفف۔ جیسے ہر چہ نپاید دل بستگی را نشاید۔
۱۰-تسویہ (دو چیزوں میں برابری کرنے) کے لئے۔ جیسے

چو مردانگی آید از رہزناں چہ مردانِ لشکر چہ خیل زناں[1]

مصادر یاد کریں:

(۱) نِگریستن، نِگریدن: دیکھنا۔ نِگرد: دیکھے (۲) نواختن، نوازیدن: نوازنا۔ نوازد: نوازے (۳) نِہادن: رکھنا۔ نِہد: رکھے (۴) نُہفتن: چھپنا، چھپانا۔ نُہفتد: چھپے، چھپائے (۵) نَوردن، نوردیدن: لپیٹنا، نَوَرْدد: لپیٹے (۶) نامیدن: نام رکھنا۔ نامد: نام رکھے (۷) نیازیدن: عاجزی کرنا۔ نِیازد: عاجزی کرے (۸) وابستن: باندھنا۔ وابندد: باندھے (۹) ورغلانیدن: بہکانا۔ ورغلاند: بہکائے (۱۰) وزیدن: ہوا کا چلنا۔ وَزد: ہوا چلے۔

سبق سی و دوم

۵-ش کے معانی

۱-ش کبھی ضمیر اضافی ہوتی ہے۔ جیسے نامش، کتابش وغیرہ۔
۲-ش کبھی ضمیر مفعولی ہوتی ہے۔ جیسے چو بیگانگانش براندز پیش: اجنبیوں کی طرح اس کو سامنے سے ہانک دیا!
۳-ش کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے کلاہِ سعادت یکے برسرش: ایک کے سر پر نیک بختی کی ٹوپی۔

[1] جب ڈاکو بہادری کا مظاہرہ کریں تو مردوں کا لشکر اور عورتوں کا ٹولہ یکساں ہے یعنی کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا ۱۲

۴-ش امر کے آخر میں لگتی ہے تو حاصل مصدر بناتی ہے۔ جیسے دانش، بخشش وغیرہ۔

۶-ک کے معانی

کبھی ک کا زیر ظاہر کرنے کے لئے آخر میں ہائے مختفی لگتی ہے۔ اس کے چند معانی ہیں:

۱-ک: اسم کے آخر میں تصغیر کے لئے آتا ہے۔ جیسے طفلک، کوچک، دخترک وغیرہ۔

۲-ک کبھی بیانیہ یعنی وضاحت کے لئے آتا ہے۔ جیسے: شنیدم کہ دارائے فرخ تبار ÷ زلشکر جدا ماند روزِ شکار۔

۳-کِہ: کبھی استفہامیہ ہوتا ہے: جیسے:

اگر بر جفا پیشہ بشتافتے ÷ کہ از دستِ قہرش اماں یافتے؟

۴-کہ: کبھی تفضیلیہ بمعنی از ہوتا ہے۔ جیسے:

بہ تمنائے گوشت مُردن بہ ÷ کہ تقاضائے زِشت قَصّاباں

۵-کہ: یائے مجہول کے بعد موصولہ ہوتا ہے۔ جیسے:

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید ÷ گرمرغ کباب است باباِل وپر آید

۶-کہ: کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

گہ چنیں نماید وگہ ضدّ ایں ÷ جز کہ حیرانی نباشد کارِ دیں

مصادر یاد کریں:

(۱) ورزیدن: قبول کرنا، مشق کرنا۔ ورزد: قبول کرے، مشق کرے (۲) ہراسیدن: ڈرنا۔ ہراسد: ڈرے (۳) ہشتن، ہلیدن: چھوڑنا۔ ہَلَد: چھوڑے (۴) یارَستن: سکنا، طاقت رکھنا۔ یارَد: سکے، طاقت رکھے (۵) یافتن: پانا۔ یابد: پاوے (۶) برآشفتن: غصہ ہونا۔ برآشوبد: غصہ ہوئے (۷) برافتادن: دور ہونا، نابود ہونا۔ برافتد: دور ہوے، نابود ہوئے (۸) درافتادن: بحث کرنا، خصومت کرنا۔ درافتد: بحث کرے، خصومت کرے

(۹) طرح انداختن: بنیاد ڈالنا۔ طرح اندازد: بنیاد ڈالے (۱۰) دست یافتن: غالب ہونا۔ دست یابد: غالب ہوے۔

سبق سی وسوم

میم کے معانی

۱- میم کبھی فاعل کی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے گفتم، خوردم وغیرہ۔

۲- میم کبھی مفعول کی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے کتاب دادندم: انھوں نے مجھ کو کتاب دی۔

۳- میم کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے کتابم، دلم، اسپم وغیرہ۔

۴- میم امر کو فعل نہی بناتی ہے۔ جیسے مکن بد کہ بد بینی زیارِ نیک۔

۵- میم عدد کا مرتبہ متعین کرنے کے لئے عدد کے آخِر میں لگتی ہے۔ جیسے یکم، دوم، سوم، چہارم وغیرہ۔

۵- میم کبھی تانیث کے لئے آتی ہے۔ جیسے بیگم، خانم وغیرہ۔

ن کے معانی

۱- نون کبھی نفی کے لئے آتی ہے جیسے نگفت، نگوید وغیرہ[1]

۲- نون کبھی مصدر بنانے کے لئے آتی ہے۔ جیسے آمدن، خفتن وغیرہ۔

واو کے معانی

واو: چار طرح کا ہوتا ہے: معروف، مجہول، معدولہ، اور لین۔ معروف: جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے۔ جیسے نور، سرور۔ مجہول: جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے۔ جیسے گور، مور۔ معدولہ: جو

[1] کبھی نون کے آخر میں ہائے مختفی یا یائے مجہول یا الف زیادہ کر کے: نہ، نے، نا بھی کہتے ہیں۔

لکھا جائے مگر پڑھا نہ جائے۔ جیسے خواجہ، خود۔ لین: جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھا جائے۔ جیسے ذَوق، شَوق ــــ واو کے چند معانی یہ ہیں:

۱- واو کبھی عطف کے لئے آتا ہے۔ جیسے گفتہ و نا گفتہ برابر شد۔

۲- واو کبھی تصغیر کے لئے آتا ہے۔ جیسے پسرو، دخترو وغیرہ۔

۳- واو کبھی حالیہ ہوتا ہے۔ جیسے تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل[۱]۔

۴- واو کبھی تفسیر کے لئے آتا ہے۔ جیسے عدل و انصاف، ضعف و ناتوانی وغیرہ۔

سبق سی و چہارم

ہ کے معانی

ہ: کی دو قسمیں ہیں: ملفوظی اور مختفی۔ ملفوظی: جس کی آواز ظاہر ہو، جیسے شاہ، کوہ وغیرہ۔ مختفی: جس کی آواز ظاہر نہ ہو، جیسے جامہ، زچّہ وغیرہ۔

قاعدہ: ہائے ملفوظی: جمع، تصغیر اور اضافت میں باقی رہتی ہے۔ جیسے شاہاں، زِرہک، کوہِ ہند۔

قاعدہ: ہائے مختفی: الف نون کی جمع، تصغیر اور یائے مصدری ملاتے وقت گاف سے بدل جاتی ہے، اور ہا کی جمع میں گر جاتی ہے، اور اضافت کے وقت ہمزہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے بندگاں، بندگک، بندگی، خامہا، بندۂ خدا۔

نیز ہاء کی دو قسمیں ہیں: اصلی اور وصلی۔ اصلی: جو کسی کلمہ کا جزء ہو۔ جیسے ہمہ، مہر، ماہ۔ وصلی: جو کسی فائدہ کے لئے آخر کلمہ میں بڑھائی جائے۔ جیسے شنیدہ، شاہانہ، پسرہ وغیرہ۔

ہائے وصلی چند معنی کے لئے آتی ہے:

۱- اسم فاعل بنانے کے لئے، جیسے ناکارہ، گوئندہ، جوئندہ وغیرہ۔

---

[۱] آپ پیدا ہو چکے تھے درانحالیکہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی تھے

۲-اسم مفعول بنانے کے لئے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد لگتی ہے، جیسے گفتہ، خوردہ وغیرہ۔

۳-تصغیر کے لئے، جیسے پسرہ، دخترہ وغیرہ۔

۴-نسبت کے لئے۔ جیسے زرینہ، کمینہ، زنانہ: منسوب بزناں وغیرہ۔

سبق سی و پنجم

یاء کے معانی

یاء کی تین قسمیں ہیں: معروف، مجہول، لین۔ یائے معروف: جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کرکے پڑھی جائے۔ جیسے آدمی۔ یائے مجہول: جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کرکے نہ پڑھی جائے جیسے: مردے۔ یائے لین: جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھی جائے۔ جیسے خَیر، سَیر وغیرہ۔

یائے معروف کے معانی:

۱-نسبت کے لئے، جیسے مکی، مدنی، حجازی، ہندی وغیرہ۔

۲-خطاب یعنی واحد حاضر بنانے کے لئے، جیسے گفتی، خواہی، گرفتی وغیرہ۔

۳-حاصل مصدر بنانے کے لئے، جیسے پاکی، دانائی، بینائی وغیرہ۔

۴-متکلم کے لئے، جیسے قلبی، حبیبی، استاذی، مخدومی وغیرہ۔

۵-زائد: جیسے حضوری گرہمی خواہی ازو غافل مشو حافظ[۱]۔

یائے مجہول کے معانی:

۱-وحدت بمعنی ایک، جیسے بلبلے برگِ گلے خوش رنگ در منقار داشت[۲]۔

---

[۱] حافظ: اگر اللہ کی بارگاہ میں حاضری چاہتا ہے تو اس سے کسی لمحہ غافل مت ہو۔

[۲] ایک بلبل ایک خوش رنگ پھول کی پنکھڑی چونچ میں رکھتا تھا۔

۲-تنکیر بمعنی کسی اورکوئی۔ جیسے پادشاہے پسر بمکتب داد[۱]
۳-زائد، جیسے یکے راپسر گم شداز راحلہ[۲]
۴-توصیفی: جس کے بعد صلہ کا کاف آئے، جیسے کسے کہ گوید۔
۵-تمنا کے لئے ماضی مطلق کے آخر میں۔ جیسے آمدے، خوردے وغیرہ۔
۶-اضافت کے لئے: الف وواو ساکن کے بعد۔ جیسے پائے او، روئے او وغیرہ۔

سبق سی وششم

حروفِ مرکبہ

از: کے معانی:

۱-ابتدائیہ بمعنی سے۔ جیسے زمشرق تا مغرب، از دیوبند تا دہلی۔
۲-تبعیضیہ بمعنی بعض، کچھ، جیسے گلے از گلستاں۔ درختے از درختہائے انبہ۔
۳-اضافت کے لئے جیسے خشتے از سیم، خشتے از زر۔ انگشتری از طلا۔
۴-بمعنی بر، جیسے مکن از نفسِ خود خواجہ بخیلی۔
۵-زائد، جیسے نہ از بہر آں می ستانم خراج[۳]

فائدہ: از کا الف کبھی ابتداء میں، کبھی کسی حرف کے ملنے سے گر جاتا ہے۔ جیسے زتو، کز۔

با: کے معانی:

۱-برائے معیَّت بمعنی ساتھ، جیسے فرستاد با او۔ احمد با حمید رفت۔
۲-برائے مقابلہ، جیسے با روئے تو آفتاب ہیچ است[۴]
۳-بمعنی باوجود، جیسے با آنکہ در وجودِ طعام حظِّ نفس بود[۵]

۱؎ کسی بادشاہ نے کوئی لڑکا مکتب میں داخل کیا۔ ۲؎ کسی کا لڑکا قافلہ سے گم ہوا۔ ۳؎ اس کے لئے محصول نہیں لیتا ہوں میں۔ ۴؎ تیرے چہرے کے مقابل آفتاب کچھ نہیں۔ ۵؎ اس کے باوجود کہ کھانے کے موجود ہونے میں نفس کا مزہ تھا۔

۴-بمعنی معاوضہ، جیسے کتاب با دِرم گئے فروشم[۱]

تا: کے معانی:

۱-برائے انتہا، جیسے از دیوبند تا دہلی۔

۲-شرطیہ بمعنی جب تک، جیسے تا بندہ نشوی تابندہ نہ شوی

۳-تعلیلیہ بمعنی تا کہ، جیسے بیا تا دست افشانیم[۳]

۴-عدد کے بعد زائد، جیسے دوتا انبہ خریدم۔

۵-بیانیہ بمعنی کہ، جیسے دریں فکر ہشتم تا چہ کنم۔

سبق سی وہفتم

را: کے معانی:

۱-مفعول کی علامت، جیسے دوستاں را کجا کنی محروم۔احمد را بگو۔

۲-بمعنی برائے۔جیسے خدا را بکن یک نظر سوئے ما۔خدا را اینجا باش۔

۳-بمعنی از، جیسے قضا را من واحمد بدہلی رسیدیم[۴]

۴-بمعنی در، جیسے شب را در پہلویم دردے بود[۵]

۵-زائد، جیسے کس نمی بینم زخاص وعام را۔

در: کے معانی:

۱-ظرفیت کے لئے بمعنی میں، جیسے من در دیوبند ترا دیدم۔

۲-برائے کثرت، جیسے کوہ در کوہ، چمن در چمن۔

۳-زائد، جیسے درآویختن: لٹکنا۔

۱۔ کتاب روپے کے عوض میں کب بیچوں میں۔۲۔ جب تک بندہ (غلام خدمت گذار) نہیں ہوگا: چمکنے والا (کامل) نہیں ہوگا۔۳۔ آ تا کہ ہاتھ جھاڑیں ہم۔۴۔ فیصلہ خداوندی سے میں اور احمد دہلی پہنچے۔۵۔ رات میرے پہلو میں سخت درد تھا۔

باز: کے معانی:

۱۔بمعنی واپس، جیسے صد بار گر توبہ شکستی باز آ[۱]۔

۲۔بمعنی پھر، جیسے باشد کہ باز بینم آں یارِ آشنا را[۲]۔

۳۔بمعنی رُکنا، چھوڑنا، جیسے دل باز نمی ماند از بادۂ وساقی[۳]

۴۔زائد، جیسے حکایت بگوش ملک باز رفت۔

۵۔بمعنی علحدہ، جیسے نمی دانی مرا از دشمنان باز[۴]

سبق سی وہشتم

حروف جارّہ: وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل کے معنی اسم تک پہنچائیں۔ یہ گیارہ حروف ہیں: (۱) از (سے) (۲) تا (تک) (۳) ب (میں) (۴) برائے (لئے) (۵) بہر (واسطے) (۶) با (ساتھ) (۷) پئے (لئے) (۸) در (میں) (۹) اندر (۱۰) بر (۱۱) را بمعنی برائے جیسے از دیوبند تا دہلی سفر کردم۔ صاحب دلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ[۵]۔ در جشن برائے / بہر تماشا رفتم۔ او کتاب با من فرستاد۔ در معبدِ ہنود مردماں را در پئے عبادتِ بتاں دیدم[۶]۔ بر اسپ سوار شدم۔۔

حروفِ عاطفہ: وہ حروف ہیں جو دو کلموں یا دو جملوں کو ایک حکم میں شامل کریں۔ حرفِ عطف سے پہلے والے کو معطوف علیہ، اور بعد والے کو معطوف کہتے ہیں۔ حروفِ عاطفہ یہ ہیں: الف، و، ہ، پس، سپس، دگر، دیگر، ہم، نیز۔ جیسے شبا روز (رات اور دن) شب و روز۔ آمدہ رفت (آیا اور گیا) احمد آمد پس محمود سپس حامد۔ زید رفت

[۱] سو بار اگر توبہ توڑی تو نے: تو بھی باز آ۔ [۲] ہوسکتا ہے کہ پھر دیکھوں میں اُس پہنچانے ہوئے دوست کو۔ [۳] دل نہیں رکتا بادۂ وساقی سے۔ [۴] نہیں جانتا تو مجھ کو دشمنوں سے علحدہ۔ [۵] ایک بزرگ مدرسہ میں آئے خانقاہ سے [۶] مندر میں لوگوں کو مورتیوں کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا میں نے۔

دگر عمر دیگر بکر ہم کریم [1]۔ امیر آمد نیز فقیر۔

حروف تردید: وہ حروف ہیں جن کے آنے سے ماقبل اور مابعد میں سے کوئی ایک غیر معین مراد ہو، وہ یہ ہیں: یا، خواہ، کہ۔ جیسے احمد یا زید آمد، بیائید خواہ احمد باشد یا زید۔ نشینم کہ روم؟

حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو پکارا جائے۔ وہ یہ ہیں: اے، یا شروع میں۔ اور الف آخرِ اسم میں۔ جیسے اے زید۔ یا اللہ، کریما! بخشائے بر حالِ ما (اے کریم! ہماری حالت پر رحم فرما!)

حروف استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کا سوال کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: آیا، چہ (چیست) کدام (کدامیں) کہ (کیست) کجا، کئے، چگونہ، چرا۔ چند۔ جیسے آیا محمود ہستی؟ چہ می کنی؟ در دستِ شما چیست؟ کدام (کدامیں) کتاب خواندی؟ کہ بود؟ کیستی؟ کجا رفتی؟ کے آمدی؟ چگونہ؟ چرا گفتی؟ چند روز گذشت؟

سبق سی ونہم

حروف اضراب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات بیان کی جائے، اور کبھی حکم میں ترقی کی جائے۔ وہ یہ ہیں: بل، بلکہ۔ جیسے سَقط گفتند بلکہ (بل) دشنام دادند [2]۔

حروفِ شرط: وہ حروف ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ دوسری بات پہلی بات پر موقوف ہے۔ پہلی بات کو شرط اور دوسری بات کو جزا کہتے ہیں۔ حروفِ شرط یہ ہیں: اگر، گر، وگر، ور، ہرگاہ، چوں، جیسے اگر خواندی عالم شدی۔ ہرگاہ می آمدم استقبالم می کرد۔ چوں او را دیدم خود را فراموش کردم۔

حروفِ علت: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کا سبب بیان کیا جائے۔ جس چیز کا سبب بیان کیا جائے اس کو معلول، اور جو سبب بیان کیا جائے اس کو علت کہتے

[1] زید گیا، دوسرا عمر، دوسرا بکر، کریم بھی۔ [2] فضول بات کہی انھوں نے بلکہ گالی دی انھوں نے۔

ہیں۔ حروفِ علت یہ ہیں: کہ، زیرا کہ، زیراچہ، چرا کہ، لہٰذا، ار، بنابریں، ازیں سبب، بعلت ایں کہ، بسبب آنکہ۔ جیسے امروز بمدرسہ نرفتم زیرا کہ تعطیل بود۔ در بازار رفتم بسبب اینکہ اسبابِ خانہ خریدن بود۔

حروف استثناء: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ سابق حکم سے ایک یا چند کو علحدہ کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: الا، مگر، غیر، بغیر، سوائے، ماسوائے، جز، بجز، بدوں، ورائے، ماورائے۔ جیسے ہمہ آمدند مگر محمود۔ در دیوبند بجز احمد کسے راندیدم۔ سوائے حامد کسے ملاقی نہ شد۔

حروفِ نُدبہ: وہ حروف ہیں جو حسرت وافسوس ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔ وہ یہ ہیں: وَا، وائے، ہائے ہائے، وائے وائے (شروع میں) اور الف (آخر میں) جیسے وائے برمن وبراعمالِ من۔ وامصیبتا۔ واحسرتا۔

حروفِ تحسین: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو داد دی جائے۔ وہ یہ ہیں: زِہ، زِہے، مرحبا، حبذا، شاباش، واہ واہ، وَہ وَہ، بَہ بَہ، اَحسنت، بَخ بَخ، آفریں۔ جیسے زِہے ملک ودولت کہ پائندہ باد[1]۔ شاباش خوب یاد کردی۔ مرحبا چہ بروقت رسیدی!

حروفِ تمنا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ آرزو کی جائے۔ وہ یہ ہیں: کاش، کاج، کاشکے۔ جیسے کاش کہ من علم خواندمے۔

حروفِ ایجاب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ اقرار کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: آرے، بلے، نعم، لبیک۔ جیسے لبیک حاضرم۔ بلے من خواہم۔

حروفِ نفی: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی بات کا انکار کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: بے، نے، نہ، نہ نہ، نا۔ حاشا وغیرہ۔ جیسے نہ نہ ایں نیست۔ از تو امیدِ وفا حاشا وکلاّ!

سبق چہلم

حروفِ ظرفیت: وہ حروف ہیں جن کے ملنے سے جگہ کے معنی پیدا ہوں۔ وہ یہ

[1] اچھا ہے وہ ملک اور حکومت جو کہ قائم رہے۔

ہیں: لاخ (سنگلاخ) زار (گلزار) سار (شاخسار) ستاں (گلستاں) داں (گلداں) کدہ (مے کدہ) گاہ (بارگاہ) وغیرہ۔

حروف نسبت: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کی طرف نسبت کی جائے۔ وہ یہ ہیں: یں (سیمیں) ینہ (زرینہ) ہ (دستہ) یائے معروف (دیوبندی) ن (انجمن) شن (گلشن) وَیہ (سیبویہ) زَہ (پاکیزہ) واں (پہلواں) وغیرہ۔

حروفِ شک وظن: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ شک وگمان ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے مگر، شاید، باید، باشد، بود۔

کلماتِ تشبیہ: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دی جائے۔ وہ یہ ہیں: چو، ہمچوں، چناں، چنیں، ہم چناں، ہم چنیں، مثل، مانند وغیرہ۔

کلماتِ مدح: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے۔ وہ یہ ہیں: خوب، خوش، زیبا، شیریں، دل پسند وغیرہ۔

کلماتِ ذم: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ برائی کی جائے۔ وہ یہ ہیں: بد، زِشت، ناخوش، ناخوب، نازیبا، ناراست، ناشائستہ۔

کلماتِ تاکید: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کی جائے۔ وہ یہ ہیں: خوب، خوش، نیک، بسیار، ہمہ، تمام، کُل، ہرگز، البتہ، ہر آئینہ، بسا، بسے وغیرہ اور لفظ مکرر لانا بھی تاکید پیدا کرتا ہے۔ جیسے زید زید آمد۔ مرد است مرد!

کلماتِ تعجب: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ تعجب ظاہر کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: اللہ اکبر، سبحان اللہ، تعالی اللہ، عجب، چہ، چہا، اللہ اللہ۔

حروف استدراک: جن کے ذریعہ کلامِ سابق کا شبہ دور کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: اِلاّ، اَمّا، لاکن، لیکن، لیک، ولیکن، ولیک، ولے۔ جیسے ہمہ سبقِ خود یاد می کنند، لیکن تو ہم چناں نشستۂ (سب اپنا سبق یاد کرتے ہیں، مگر تو ایسا ہی بیٹھا ہے)

حروف فاعلیت: وہ حروف جو اسم فاعل سماعی بناتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: گر، گار

وغیرہ۔ جیسے ستم گر، مددگار۔

حروفِ تنبیہ :وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو خبردار کیا جائے۔وہ یہ ہیں: اَلاَ، ہاں، ہلاّ، جیسے الا اے خردمند فرخندہ خُو۔ ہاں چناں مکن، ہیں ہلا چرا می کنی؟

حروفِ لیاقت: وہ حروف ہیں جن سے کسی چیز کا لائق ہونا سمجھا جائے۔وہ یہ ہیں: وار، وارہ، گاں، آنہ، یائے معروف بر مصدر۔ جیسے شاہوار، گوش وارہ، شاہگاں، شاہانہ، رفتنی۔

حروفِ تحقیق :وہ کلمات جن کے معنی ''بالیقین'' کئے جاتے ہیں۔وہ یہ ہیں: مانا (کاف بیانیہ کے ساتھ) ہمانا، ہر آئینہ، البتہ، زینہار۔ جیسے مانا کہ غمت نیست: غمِ ما ہم نیست[۱]۔ زینہار از قرینِ بدزینہار![۲]

خواندہ یاد کریں

حرف کس کو کہتے ہیں
حروف کی کتنی قسمیں ہیں؟
حروف تہجی کونسے حروف ہیں؟
حروف معنوی کونسے حروف ہیں؟
حروف معنوی کی کتنی قسمیں ہیں؟
حروفِ مفردہ اور مرکبہ کیا ہیں؟
الف کی کتنی قسمیں ہیں؟
الف کے چند معانی مع مثال بیان کریں
ب کے معانی مثال کے ساتھ بتائیں
ت کے معانی مع مثال بیان کریں
چ (چہ) کے معانی مثال کے ساتھ بتائیں
ش کے معانی مثالوں کے ساتھ بتائیں
ک (کہ) کے معانی مع مثال بتائیں
م کے معانی مع مثال بتائیں
ن کے معنی مع مثال بتائیں
واو کی کتنی قسمیں ہیں
واو معروف کونسا واو ہے؟
واو مجہول کونسا واو ہے؟
واو کے معانی مع مثال بتائیں
ہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۔ یقیناً آپ کو اپنا غم نہیں ہے: کیا ہمارا غم بھی نہیں ہے؟ ۲۔ بالقین برے ساتھی سے بچ۔

ہائے ملفوظی کونسی ہاء ہے؟
ہائے مختفی کونسی ہاء ہے؟
ہائے اصلی کونسی ہاء ہے؟
ہائے وصلی کونسی ہاء ہے؟
ہائے وصلی کے معنی بتائیں
ی کی کتنی قسمیں ہیں
یائے معروف کونسی یاء ہے؟
یائے مجہول کونسی یاء ہے؟
یائے لین کونسی یاء ہے؟
یائے معروف کے معنی بیان کریں
یائے مجہول کے معانی بیان کریں
از کے معانی بیان کریں
با کے معانی بیان کریں
تا کے معانی بیان کریں
را کے معانی بیان کریں
در کے معانی بیان کریں
باز کے معانی بیان کریں
حروف جارہ کیا ہیں؟
حروفِ عاطفہ کیا ہیں؟
حروف تردید کیا ہیں؟
حروفِ ندا کیا ہیں؟
حروفِ استفہام کیا ہیں؟
حروفِ اضراب کیا ہیں؟
حروفِ شرط کیا ہیں؟
حروف علت کیا ہیں؟
حروفِ استثناء کیا ہیں؟
حروفِ ندبہ کیا ہیں؟
حروفِ تحسین کیا ہیں؟
حروف تمنا کیا ہیں؟
حروف ایجاب کیا ہیں؟
حروفِ نفی کیا ہیں؟
حروفِ ظرفیت کیا ہیں؟
حروفِ نسبت کیا ہیں؟
حروف شک وظن کیا ہیں؟
کلماتِ تشبیہ کیا ہیں؟
کلماتِ مدح کیا ہیں؟
کلماتِ استدراک کیا ہیں؟
حروفِ فاعلیت کیا ہیں؟
حروف تنبیہ کیا ہیں؟
حروف لیاقت کیا ہیں؟
حروفِ تحقیق کیا ہیں؟